

مؤسس

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ

مسلک اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا

بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA, BAREILLY SHAREEF

فائل 1997ء

جون، جولائی

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیٔ اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

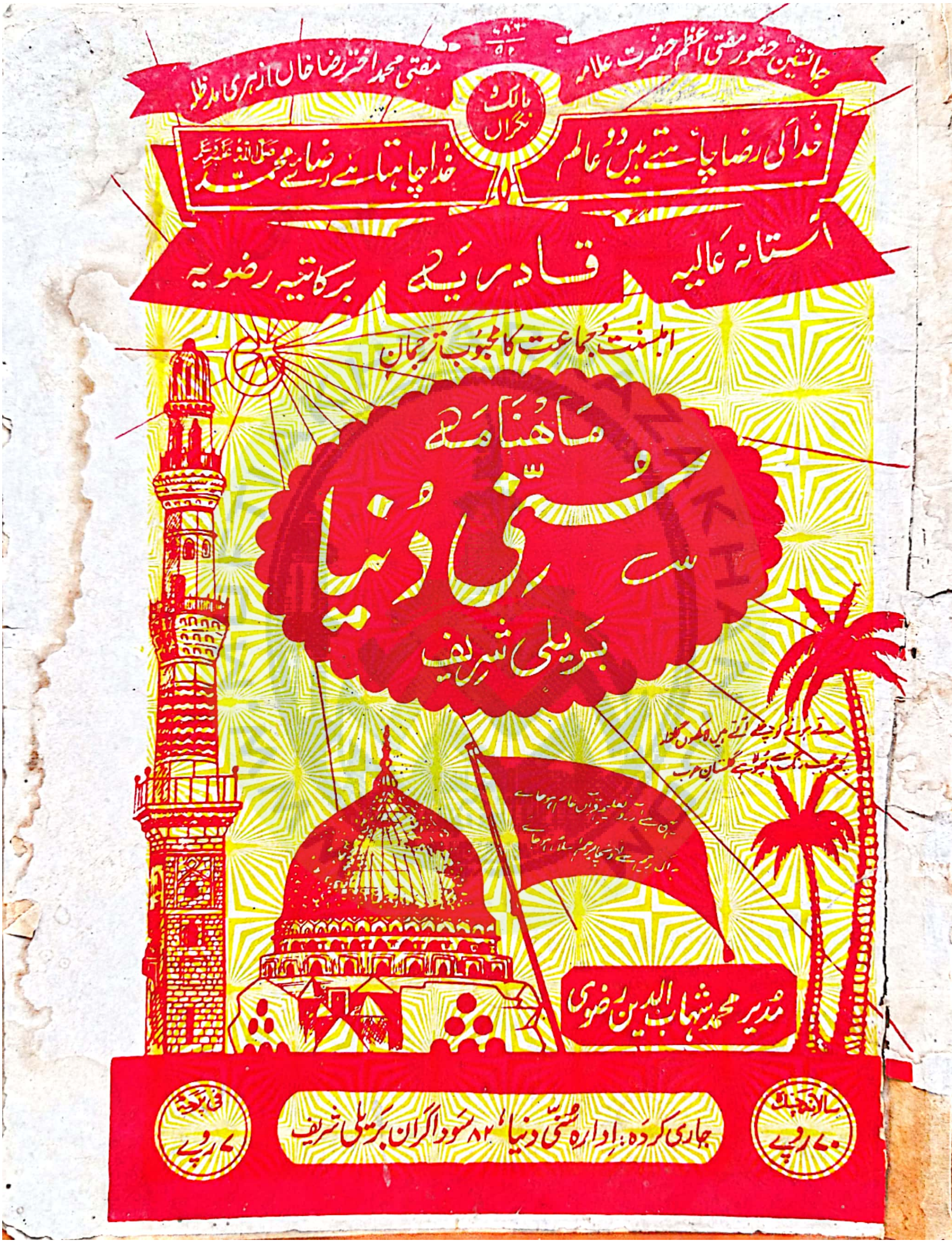
the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011


جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری مدظلہ
مالک و نگراں
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ
اہلسنت و جماعت کا محبوب ترجمان
ماہنامہ
سنی دنیا
بریلی شریف
مدیر محمد شہاب الدین رضوی
جاری کردہ: ادارہ سنی دنیا ۸۲ سوداگران بریلی شریف
فی پرچہ ۷ روپے
سالانہ چندہ ۷۰ روپے

مرکز سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ
کا
علمی دینی اور اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

سُنّی دنیا

بریلی شریف

جلد ۱۳
شمارہ ۶

جون، جولائی ۹۷ء
صفر ۱۴۱۸ھ

مالک و نگراں

جانشین مفتیٔ اعظم فقیہ اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری، ازہری

نائب نگراں محمد عسجد رضا خاں قادری		مدیر محمد شہاب الدین رضوی
زرِ سالانہ ۷۰/روپے	کتابت: افتخار انجم شہابی	فی شمارہ ۷/روپے

رابطہ کا پتہ:- ۸۲- سوداگران رضا نگر بریلی شریف (یوپی) فون ۴۷۲۱۶۶

بیادگار

امام المتکلمین مفتی نقی علی خاںؒ قدس سرہٗ
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ فاضلِ بریلوی
حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ
حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

بظلِّ عاطفت

حضرت مفسرِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

مجلس مشاورت

علامہ تحسین رضا خاںؒ صاحب قبلہ
مولانا حبیب رضا خاںؒ صاحب نوری
مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی
مولانا شوکت حسن رضوی کراچی
مولانا منان رضا خاںؒ صاحب منانی
حاجی قربان علی رضوی بیسلپوری

مجلس ادارت

حضرت ڈاکٹر سید امین برکاتی مارہروی
علامہ سبطین رضا خاں قادری
معمارِ ملت علامہ شبیہ القادری سیوان
مفتی سید شاہد علی رضوی رام پوری
مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی مظفر پٹنہ
مولانا یٰسین اختر مصباحی دہلی
مولانا عبدالمبین نعمانی، چریا کوٹ
ہمدردِ ملت الحاج محمد سعید نوری، بمبئی

اشاریات

● احباب وقارئین کے بے حد اصرار پر رسالہ کا سائز بڑھانا پڑا ہے۔ مضامین وغیرہ پڑھ کر مطلع کریں کہ کیسا لگا ● جواب طلب امور کے لئے لفافہ ضرور لکھیں ● مضامین ومراسلات ارسال کرنے والے اپنے میٹر کے شائع کرنے پر مصر نہ ہوں۔ واپسی ادارے کے ذمہ نہیں ● رسالہ نہ ملنے کی صورت میں خریداری نمبر کے ساتھ شکایت کریں جو آپ کا حق بھی ہے۔
(ادارہ)

اداریہ ________ محمد شہاب الدین رضوی

حضور جانشین مفتیٔ اعظم پر

جھوٹا مقدمہ اور بے بنیاد الزام

اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کے حقیقی وارث و جانشین مفتیٔ اعظم ہند علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت سے کون واقف نہیں ہے۔ شش جہات عالم میں انکی علمی وجاہت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ وہ کمالِ ولایت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ وہ جدھر اور جس شہر سے نکل جائیں تو اُن کے دامنِ کرم میں منھ چھپانے والوں، اور سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ ہونے والوں کا ایک جمِ غفیر نظر آتا ہے۔ اور مجمع اس حد کمال تک پہنچ جاتا ہے کہ دوسرے پیر مہینوں نہیں بلکہ سالوں سال ایک ایک علاقہ میں اپنے قافلہ کا بسیرا ڈالتے ہیں، مگر حضور جانشینِ مفتیٔ اعظم مدظلہٗ کی صرف ایک جھلک دیکھ کر لوگ بے تاب و بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل کی رنگت منٹوں اور سکنڈوں میں بدل جاتی ہے۔ وہ صرف کچھ ساعت کے لئے ہی قیام فرما ہوں تو پورے شہر کی دنیا بدل جاتی ہے۔

انھیں خصوصیات اور مخلوق خدا میں حضرت کی مقبولیت کی وجہ سے چند ناعاقبت اندیش افراد نے سورج پر تھوکنے کی کوشش کی، مگر یہ حقیقت ہے کہ جو سورج پر تھوکتا ہے، وہ اس کا تھوک سورج پر نہ جاکر خود اس کے منھ پر آگرتا ہے ______ مرادآباد کے مولوی انتخاب قدیری نے ۲۰ نومبر ۱۹۹۶ء میں ضلع پورہ تھانہ مرادآباد میں ایک خود ساختہ واقعہ کو جنم دیا۔ اور مذکورہ تاریخ میں حضور جانشین مفتیٔ اعظم کے نام سے تھانہ میں ایک ایف آئی آر درج کرائی۔ پھر چند دنوں کے بعد مرادآباد کورٹ میں حضرت پر کیس دائر کر دیا۔ اس استغاثہ

یں انتخاب قدیری نے وہ گھنونی باتیں کہی ہیں جس کو پڑھ کر دانت میں پسینا آجاتا ہے۔
مثلاً قدیری نے کہا کہ " ۲۰ر نومبر ۹۶ء کو حضرت مرادآباد آئے اور محلہ ہاتھی والا مندر کے پاس سے گذرے تو وہیں پر میں اسکوٹر سے جارہا تھا، مجھے روک کر جان سے مارنے کے لئے ریوالور نکالا، جب شور سن کر لوگ جمع ہوگئے تو چھڑی پھینک کر ماری اور جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے والا حال ہے
حضور جانشین مفتی اعظم اس جھوٹے مقدمہ سے ہرگز نہیں گھبراتے ہیں، اس لئے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اہل حق پر باطل نے ہمیشہ اس طرح کی حرکتیں کی ہیں۔ آپ کے جدامجد اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ پر بھی مقدمہ دائر کیا گیا تھا، مگر بحمدہٖ اللہ تعالیٰ اعلیحضرت کچہری نہیں گئے انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے حضرت بھی کچہری نہیں جائیں گے اور فتح و کامرانی حق کی ہوگی۔

جانشین مفتی اعظم کا تبلیغی سفر

فقیہ اسلام جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم العالیہ، مفتی مہاراشٹر علامہ مفتی غلام محمد خاں رضوی کی دعوت پر دارالعلوم امجدیہ رضویہ ناگپور کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت کے لئے ناگپور تشریف لے گئے، جہاں پر دو دن کا قیام رہا، اور سیکڑوں افراد داخل سلسلہ ہوتے۔ ناگپور کے قریب و جوار میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ ناگپور سے رخصت ہوکر چندرپور تشریف لے گئے اور وہاں جلسہ سے خطاب فرمایا، حضرت کے ہاتھوں ہزاروں افراد داخل سلسلہ قادریہ ہوئے۔ چندرپور کے علاوہ ونی ضلع ایوت محل گڑھ چندور، کامٹی، کلمنا وغیرہ کے جلسہ میں شرکت فرمائی کئی مساجد کا سنگ بنیاد بھی حضرت نے رکھا۔ مہاراشٹر کے دورے سے فارغ ہوکر دو دن کے لئے مفتی مالوہ مولانا حبیب یار خاں کی دعوت پر اندور تشریف لے گئے، پھر خلیفہ اعلیحضرت مولانا غلام خاں جام جودھپوری کے عرس میں شرکت کی اور پوربندر میں دارالعلوم غوث اعظم کا معائنہ بھی فرمایا۔ اور دیگر پروگرام میں شرکت کر کے وطن واپسی ہوئی۔

ضیائے قرآن

قرآن مقدس کا اعلان ہے کہ جس شخص کا جی چاہئے
اس کا دامن تھام کر خدا کی راہ کو پالے۔ قرآن قوم مسلم
کے لئے بھی ہدایت ہے اور تمام عالم کے لئے بھی ہدایت ہے
قرآن عوام الناس کے لئے بھی ہدایت ہے اور قرآن متقیوں
کے لئے بھی ہدایت ہے۔ قرآن میں ہر شئے کا تفصیلی بیان
ہے۔ اور ہر جائز علم کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ
جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کے دل کو ہدایت
نصیب ہوتی ہے۔ اللہ جسے چاہئے سیدھے راستے کی
طرف ہدایت دیتا ہے۔

قرآن ہی کا ارشاد ہے الحمدُ للہ الذی ھدانا
لہٰذا تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے ہمیں منزلِ مقصود
تک پہنچا دیا۔ مسلمان جس کے پاس کلام اللہ موجود ہے،
افسوس آج وہی بے راہ روی انتشار اور افتراق کا
شکار ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ اس کا اعتماد دورِ حاضرہ
میں قرآنی رشد و ہدایت کی اثر انگیزی اور ضیا باری پر
بحال نہیں رہا۔ حالانکہ قرآنی تعلیم و ہدایت پر عمل
پیرا ہونے میں دین و دنیا دونوں کی خوشیاں مضمر ہیں۔

بہارِ حدیث

حدیث ۱: صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ رسولِ معظم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ
اور قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے عرض
کیا کہ وہ لوگ بلا مہر کے خطوط قبول نہیں کرتے تو حضور
نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ روایت ہے کہ
انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا۔ پہلی سطر میں
محمد دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ منقش
تھا۔

حدیث ۲: صحیح بخاری و مسلم میں انہی سے روایت
ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور نے داہنے ہاتھ میں
چاندی کی انگوٹھی پہنی جس کا نگینہ حبشی ساخت کا
تھا، اور نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

حدیث ۳: مسلم کی روایت انہی سے ہے کہ رسولِ
کریم علیہ السلام کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی۔
یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں۔

از۔ نشتر فاروقی۔ مینجر ادارہ سنّی دنیا بریلی)

کلامِ امام

دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون اُن جرموں پر سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دیا ہے جواب
آہ عیسےٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا بُرا خدا نہ کرے

عذر امید عفو گر نہ سُنیں
روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمعِ عشقِ حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج اُن سے التجا نہ کرے

بے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

(اِمام اَحمد رضا فاضلِ بریلوی)

نعت شریف

تری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جُھکا جاتے ہیں
ہر بلندی کو وہی نیچا دِکھا جاتے ہیں

سرفرازیٔ اجل اُن کو ملا کرتی ہے
نخوتِ سر جو ترے در پہ مٹا جاتے ہیں

ڈوبے رہتے ہیں تری یاد میں جو شام و سحر
ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں

اے مسیحا ترے بیمار ہیں ایسے بیمار
جہاں بھر کا دُکھ درد مٹا جاتے ہیں

مرنے والے رُخِ زیبا پہ ترے جانِ جہاں
عیشِ جاوید کے اسرار بتا جاتے ہیں

آسماں تجھ سے اٹھاتے نہ اُٹھیں گے سن لے
ہجر کے صدمے جو عشاق اٹھا جاتے ہیں

ذکرِ سرکار بھی کیا آگ ہے جس سے سُنّی
بیٹھے بیٹھے دلِ نجدی کو جلا جاتے ہیں

جن کو شیرینیٔ میلاد سے گھن آتی ہے
آنکھ کے اندھے اُنھیں کوا کھلا جاتے ہیں

دشتِ طیبہ میں نہیں کیل کا کھٹکا اختر
نازک اندام وہاں برہنہ پا جاتے ہیں

(جانشین مفتیٔ اعظم)

پہلا فتویٰ :- تاجدار اہلسنت حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہٗ

باب الاستفتاء

جانشین حضور مفتیٔ اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کہتا ہے اعلیٰحضرت قبلہ نور اللہ مرقدہٗ نے اپنا فتاویٰ کتاب النکاح میں جولاہوں و نائیوں و موچیوں وغیرہم کو ذلیل لکھا ہے کہ یہ لوگ ذلیل ہیں تو کیا واقعی یہ لوگ ذلیل اور یہ کہاں تک صحیح ہے۔ اور حضور ان لوگوں کو کیسا سمجھتے ہیں۔ بینوا و توجروا

الجواب :- مسلمان ہونا عزت ہے اور کافر ہونا ذلّت بھنگی چمار جنھیں وہ جو اپنے آپ کو شریف کہتے ہیں یعنی شیخ مغل پٹھان وغیرہ اور وہ جو ان اقوام مذکورہ سے اپنے آپ کو خود بھی چھوٹا جانتے ہیں یعنی دھنے جولاہے نائی موچی وغیرہ سب ذلیل جانتے ہیں۔ آج اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو وہ اس پٹھان اُس شیخ اُس مُغل بلکہ اُس مدعی سیادت سے بہت زیادہ عزت والا ہے جو معاذ اللہ کفر کرے وہابی یا رافضی یا قادیانی وغیرہ ہوجائے بلکہ حقیقۃً وہی عزت والا اور بڑی عزت والا ہے۔ قال تعالیٰ وللہ العزۃ ولرسولہٖ وللمؤمنین وہ اُن عزیزوں میں داخل جن کو اللہ نے اپنے اور اپنے رسول کے بعد عزت والا فرمایا بنص قرآنی عزت کا مسلمانوں میں حصر ہے کسی کافر کو عزت سے کوئی ادنیٰ واسطہ نہیں وہ کافر اصلی ہو یا مرتد کہ اسلام کا مدعی ہو۔ اور کفار ہی ذلیل ہیں قال تعالیٰ۔ اولٰئک فی الاذلین پھر مسلمانوں میں عزیز و بزرگتر وہ ہیں جو متقی و پرہیزگار ہو جو جتنا اتقٰی ہو زیادہ تقویٰ والا ہوگا اوسی کا مرتبہ زیادہ بلند و بالا ہوگا قال تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم بھنگی چمار مسلمان ہوکر تقویٰ اختیار کرے عالم دین بنے وہ جاہل شیخ مغل پٹھان فاسق۔ مغل شیخ پٹھان سے اللہ و رسول کے نزدیک زیادہ

عزت والا ہے اور جاہل فاسق مدعی شرافت اپنے فسق و مجور کے سبب ذلیل رہا عرف تو اُس میں یہ چار قومیں شریف گنی جاتی ہیں باقی کسی حیثیت سے ان سے کمتر اسی پر شریعت نے کفاءت کا اعتبار فرمایا۔ شریعت پاک کے بعض مسائل کا مدار عرف پر ہے۔ اگر ہندوستان میں پٹھان اور مغل اور شیخ عالم دین کو حضرات سادات اپنے برابر کا نہ شمار کرتے اور عرفا انکی سیدوں کے بہ نسبت کم نسبتی کا وزن شرافت علم سے پورا نہ ہوتا تو ہرگز وہ بھی اُن کے کفو نہ ہو سکتے۔ فتاوی رضویہ میں جہاں جولاہوں وغیرہ کو تحریر فرمایا کہ وہ عالم ہوکر بھی سیدوں کے کفو نہیں ہو سکتے وہاں یہ بھی تحریر فرما دیا کہ اُس وقت تک جب تک اُن سے عار باقی رہے جہاں وہ تحریر فرمایا کہ مغل پٹھان وغیرہ عالم ہوکر اُن کے کفو ہوتے ہیں وہاں وجہ بھی لکھدی کہ اس مُلک میں مغل پٹھان وغیرہ علماء سے سادات کو عار نہیں ہوتی اعلیحضرت پر یہ افترا بحت ہے کہ انھوں نے جولاہوں نائیوں موچیوں کو ذلیل لکھا ہے وقد خاب من افتریٰ سے مفتری کو ڈرنا چاہئے اور پھر ایسے امام جلیل پر وہ بھی بعد وصال ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پیشہ کی دناءت حقیقۃ" مستلزم دناءت شخص نہیں کما ھو اظاہر جدا!

یہ اُس مفتری کذاب کا محض دروغ بے فروغ ہے حضرت نے ان لوگوں کو کہیں ذلیل نہ تحریر فرمایا بلکہ اس مفتری کذاب کی دروغ بافی خود اسی فتاوی مبارکہ کتاب النکاح حصہ سوم سے ظاہر ہے ص ۱۲۰ ملاحظہ ہو اگر کوئی چمار مسلمان ہوا تو مسلمانوں کے دین میں اسے نظر حقارت سے دیکھنا حرام اور سخت حرام ہے وہ ہمارا دینی بھائی ہوگیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما المومنون اخوۃ اور فرمایا فاخوانکم فی الدین پھر اسی صفحہ پر فرمایا ان کے سوا جو قومیں رہ گئیں کہ بادی عرف میں ذلیل سمجھی جاتی ہیں الخ ص ۱۱۸ پر فرمایا تھا مغل پٹھان یا غیر قریشی شیخ مثلاً انصاری کہ اگرچہ یہ قومیں شریف گنی جاتی ہیں الخ اسی صفحہ ۱۱۷ پر جسکی عبارت دکھا کر کذاب مفتری نے یہ جیتا بہتان باندھا وہیں تھا پٹھان مغل یہاں اپنے آپ کو شرفا۔ نُجبا انجاب سے شمار کرتے ہیں۔ ان عبارات سے اس کذاب کا کذب واضح ہوگیا اور کُھل گیا کہ حضرت قدس سرہٗ نے کہیں جولاہوں نائیوں وغیرہ کو ذلیل نہیں تحریر فرمایا اور وہ جو ذلیل پیشہ ور تحریر ہوا وہ پیشہ کی عرفی ذلت ہے ان عبارتوں میں ہر ذرا سا پڑھا ہوا بادنیٰ تامل جان لے گا کہ عرف پر کلام ہے۔ کیا جگہ جگہ پٹھانوں وغیرہم کو نہ فرمایا

کہ وہ اپنے آپکو شریف شمار کرتے ہیں یہ قومیں شریف گنی جاتی ہیں یونہیں یہ کہ جولاہے نائی وغیرہ کے پیشہ ذلیل عرفی ہیں۔ رہی عزت حقیقی وہ اسلام اور حسنِ عمل ہے جو ص ۱۲۰ کی عبارت سے ظاہر ہے ص ۱۲۱ پر فرمایا شرافت قوم پر منحصر نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم تم میں زیادہ مرتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقوی رکھتا ہے جب حضرت قدس سرہٗ نے یہ نص فرمادی تو ظاہر ہوگیا کہ حضرت کے نزدیک ہر وہ جولاہہ وہ نائی وہ دھنا وہ موچی وہ چھیپی وہ قصائی بلکہ وہ چمار وہ بھنگی جو بعد اسلام نیک عمل کرے متقی و پرہیزگار بنے شریف ہے۔ اور ہر وہ مغل وہ پٹھان وہ شیخ جو فسق و فجور میں مبتلا ہو ذلیل۔ اللہ اس مفتری کو توبہ کی طرف ہدایت فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری عفی عنہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
فقیر محمد حامد رضا قادری۔ نوری۔ رضوی خادم سجادہ وگدائے آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔
سگ بارگاہِ عالیہ مدرسہ رضویہ فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی عفرلہٗ

الجواب صحیح:
حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنّت مجدد دین وملّت سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر اُن قوموں کا ذلیل سمجھنا افترائے محض وکذب بحت ہے ہر شخص جس نے حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت کی ہے وہ جانتا ہے کہ حضور پر نور کا اِن اقوام کے سنّی مسلمانوں کے ساتھ کس قدر کریمانہ مشفقانہ رحیمانہ برتاؤ تھا اُن کے یہاں دعوتوں میں تشریف لیجاتے اِنکے یہاں تشریف لیجاکر وعظ فرماتے اُن کی خواہش پر بیعت سے مشرف فرماتے انھیں اپنے کاشانہ پر تقریبات میلاد شریف وعرس سراپا قدس وغیرہ میں محبت سے بلانے اور اُن پر انتہائی شفقت فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اگر معاذ اللہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اُن بھائیوں کو ذلیل سمجھتے تو کیا ایسا ہی برتاؤ فرماتے کیا جو شخص کسی کو اپنے سے ذلیل سمجھتا ہے اس سے یہی برتاؤ کرتا ہے مگر ہے کہ خدا حیا دے ایمان دے۔ آمین واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ابوالفتح عبید الرضا۔ محمد حشمت علی قادری، رضوی لکھنوی عفرلہٗ ولابویہ ربہ القوی۔
الجواب صحیح۔ فقیر محمد علی قادری۔ حامدی۔ آنولوی غفرلہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے متشرعین و فضلائے متصوفین اس مسئلہ میں کہ ایک روز بعد میلاد شریف بیعت کا تذکرہ ہوا تو زید نے کہا کہ سیّد سے بیعت ہونا افضل ہے۔ اس پر بکر نے یہ کہا کہ آج کل سیّد تاڑی پیتے اور جوا بھی کھیلتے ہیں۔ اس پر زید نے کہا کہ آپ کسی سیّد کی تاڑی پیتے اور جوا کھیلتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو اس پر بکر نے کہا کہ ہاں میری بستی میں ایک سیّد ہیں جن کو برابر تاڑی پیتے اور جوا کھیلتے ہوئے دیکھا ہے جو حقیقت ہے۔ اس پر زید نے کہا کہ سیّد پر کیچڑ اچھالتے ہیں راس لئے آپ کو اللہ سے معافی مانگنا اور توبہ کرنا ہوگا اس سلسلہ شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۲) زید کہتا ہے کہ سیّد ہی پیر سے مرید ہونا چاہیے اور یہی افضل ہے۔ تب بکر نے کہا کہ پیر کامل اور پابند شرع ہونا چاہیے اور جس پیر کی طرف دل مائل ہونا چاہیے بیعت ہونا چاہیے تب زید نے مثال دی کہ بجلی تانبے کے تار سے چلتی ہے اور المونیم کے تار سے بھی لیکن تانبے کی تار کی اہمیت المونیم کے تار سے زیادہ ہے ایسی صورت میں اصل ہونا یا اصل ہو کس پیر سے مرید ہونا چاہیے اور زید اور بکر کے قول میں کس کا قول صحیح مانا جائے۔ اور سید کے علاوہ دوسرے پیر کی بیعت جائز ہے ناجائز

(۳) ہم چند آدمیوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے مرید ہو جائینگے لیکن ہم لوگوں کی بدقسمتی کہ اسی درمیان میں حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کا وصال ہوگیا لیکن عرس کے موقع پر وہاں سے اعلان ہوا کہ جو لوگ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان سے بیعت ہونے کی تمنا اپنے دل میں رکھتے تھے وہ داخل سلسلہ کر لئے گئے اور کئی آدمی کے پاس دستی اشتہار بھی آیا جن لوگوں نے عرس میں شرکت کی تھی وہ لوگ بھی اشتہار لائے اس میں لکھا ہوا تھا کہ جن لوگوں کے نیت حضور مفتیٔ اعظم ہند سے بیعت ہونیکی تھی اور وہ کسی وجہ سے حضور مفتیٔ اعظم ہند کے نزدیک نہ پہونچ سکے یا حضور مفتیٔ اعظم ہند اس کے پاس نہ پہونچ سکے وہ داخل سلسلہ ہوگئے اور وہاں سے شجرہ بھی آگیا کچھ لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ بیعت ہونے کے لئے پیر کا چہرہ دیکھنا ضروری ہے اگر پیر کی شکل نہیں دیکھی ہے تو شیطان ہر شکل میں اگر انسان کو بہکاتا ہے تو اگر پیر کو یاد کرے اور پیر مدد کو آویں تو کیسے پہچان سکیں گے کہ یہ ہمارے پیر ہیں یا شیطانی پیر کی شکل میں بہکانے آیا ہے رہا پیر کا تصور کیسے کر سکتے ہیں جب کہ دیکھا ہی نہیں اس لئے آپ سے گذارش ہے

کہ تین لوگوں اس طرح بیعت حاصل کی یہ بیعت درست ہوئی یا نہیں بینوا توجروا۔

المستفتی۔ ایم ڈی ڈی ایچ خاں ہیٹ اسٹال اسٹیم ریلوے کالونی پترا تو پوسٹ پترا تو ضلع ہزاری باغ

الجواب ۱؎:۔ بکر اگر ثبوت شرعی رکھتا ہے اور جو کچھ اس نے کہا اگر غرض صحیح شرعی کی بنا پر اور وہ یہ کہ ایسے افراد سے لوگ بیعت نہ ہوں جو مبتلائے محرمات ہوں خواہ وہ سید ہوں یا کچھ اور ا کہا نہ بطور غیبت محرمہ تو زید پر الزام نہیں اور ظاہر نہیں ہے کہ اس نے یہ کلمات طعن و تشنیع کے طور پر نہ کہے بلکہ مسئلہ شرعیہ کا اظہار کیا تو بکر پر بدگمانی اور ایسے سیدوں پر کیچڑ اچھالنے والا قرار دینا ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲؎ سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل صاحب سلسلہ متصلہ بہ مشائخ کرام ماذون و مجاز بیعت سے مرید ہو اور سیدان اوصاف کا حامل ہو تو بہت خوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳؎ بیعت بلاشبہ درست ہے اور اس بیعت کی اصل بیعت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کیا آپ بیعۃ الرضوان کے موقع حاضر تھے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں غائبانہ بیعت فرمایا اور پیر جامع شرائط بیعت کا فیض و مدد ہر مرید صادق کو پہنچتا ہے اور تصور شیخ بیعت کا موقوف علیہ نہیں اور مرید کو پیر کی صورت نظر نہ آنا اور من جانب اللہ القاء ہونا کہ یہ تیرا شیخ ہے کوئی مستبعد نہیں اور امر بالمعروف اور القاء خیر شیطانی سے متغیر واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ شوال ۱۴۰۳ھ

الجواب ھو الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

اعتذار

سنّی دنیا فروری کے شمارہ میں جاوید قمر کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انھوں نے کہا کہ اسلام مذہب کسی دوسرے مذہب کی برائی و مخالفت نہیں سکھاتا الخ یہ بات اور اس کے علاوہ کچھ باتیں خلاف شرع ہیں۔ میں قارئین سے معذرت چاہتا ہوں اور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(مدیر)

ازدواجی زندگی پر بہار بنائیے

از: ——— مولانا حضور احمد منظری امام جامع مسجد شاہجہانپور۔

مسلم معاشرہ بڑی تیزی کے ساتھ انحطاط پذیر ہے۔ مغرب پسندی اور عورت کی نفسیات سے عدم آگہی کے عذاب نے مسلم معاشرے کے خوشنما چہرے کو اس درجہ بگاڑ دیا ہے کہ اس کی شناخت مشکل ہوگئی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عہد ماضی میں جب کہ ہمارے درمیان اسلامی اصول وآداب موجود تھے تو میاں بیوی کے درمیان تعلقات خوشگوار ہوا کرتے تھے طلاق کی نوبت شاذونادر ہی آیا کرتی تھی۔ لیکن صورت حال اس قدر سنگین ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی بھی دارالافتاء میں ایک مفتی کے پاس ملک کے طول وعرض سے جو سوالات آتے ہیں ان میں کم وبیش تین چوتھائی سوالات طلاق سے متعلق ہوتے ہیں اور ہر ایک سوال کا مضمون عموماً یہ ہوتا ہے ہمارے مابین جھگڑا ہوا جس پر مجھ کو سخت غصہ آیا اور میں نے انتہائی غصہ کی حالت میں ان الفاظ میں اپنی بیوی کو طلاق دیدی کہ میں نے تم کو طلاق دی ایسی صورت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ جب اس سوال کے جواب میں ایک مفتی سائل کو بتاتا ہے کہ تمہاری بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی اب وہ تمہاری بیوی نہ رہی۔ دوبارہ وہ تمہارے نکاح میں تبھی آسکتی ہے جب کہ عورت کا عدت گزرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح ہو اور یہ دوسرا شخص اس سے صحبت بھی کرے پھر طلاق دے۔ پھر عورت عدت کے دن گزارے۔ بعدہٗ اس سے تمہارا نکاح کرنا درست ہوگا۔ یہ جواب سن کر سائل حواس باختہ ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے سامنے اس حکم خداوندی کے آگے سر جھکا دینے کے سوا اور چارہ بھی کیا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی اولاد کی پرورش کا مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کی اپنی زندگی کا مسئلہ ہوتا ہے۔ لیکن حلالہ کا یہ مرحلہ اس کے

لئے کس قدر کربناک اور تکلیف دہ ہوتا ہے اس کو وہی کما حقہ، بیان کرسکتا ہے جو اس نازک مرحلے سے گزر چکا ہوگا۔ اگر سائل کو حلالہ سے متعلق۔ قانونِ شریعت کا علم ہوتا۔ غصّہ کے حرام ہونے اور اس کے علاج کا علم ہوتا۔ طلاق کے مسائل کا علم ہوتا۔ نیز عورت کے نفسیات کا علم ہوتا تو کیا سائل ایسی نادانی و ناسمجھی کا ثبوت دے سکتا تھا۔؟

مقدس قرآن و احادیث طیبہ کے اندر ایک مسلمان کی ازدواجی زندگی کو خوشگوار پُر بہار اور پُر وقار بنانے کے سلسلے میں جو تعلیمات موجود ہیں اُن پر عمل پیرا نہ ہونا ہی ہماری ازدواجی زندگی کی تمام تر تلخیوں، کراہتوں اور پریشانیوں کا باعث ہے۔ میاں بیوی کے درمیان عموماً جن امور پر متنازعات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور گھر ہنگامۂ محشر کا نقشہ پیش کرنے لگتا ہے۔ ان سب پر بحث کرنا اور اُن کا حل تلاش کرنا بڑا ہی دشوار طلب ہے اور پھر یہ مختصر مضمون ان سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لے ایسا بھی ممکن نہیں ــــ

لہذا یہاں محض چند ایسے ہی امور پر بحث کی جاتی ہے کہ اگر ایک مسلمان ان امور کو اپنی نظروں کے سامنے رکھے تو عین ممکن ہے کہ صحرائے حیات میں کبھی بھی بادِ مخالف کے تیز و تند تھپیڑوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور کشتی زندگی گرداب بلا سے بچتی بچاتی کامیابی و شادکامی کے ساحل سے جا لگے۔

ایک باشعور شخص بخوبی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ زندگی کا سفر بڑا ہی سخت اور صبر آزما ہوتا ہے میدانِ زندگی کا سفر تنہا طے کرنا مصائب و آلام کو دعوت دینا تو ہے ہی، خود یہ چیز اسلامی تعلیمات کے منافی بھی ہے۔ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَام یہ اسلامی قانون تجرّد اور غیر شادی شدہ زندگی گزارنے کے جواز کے دروازے کو واضح طور پر بند کرتا نظر آتا ہے۔ مذہب اسلام کی عین منشاء یہ ہے کہ اس کے پیروکار ایک فطری زندگی گذاریں۔ اور فطرتِ انسانی شراکت کی متقاضی ہے کہ رہبانیت کی۔ جب ایک شخص کارخانے سے یا دفتر سے یا دانشکدے سے اپنے فرائض منصبی کو انجام دیکر تھکا ماندہ گھر کو لوٹتا ہے اور گھر کے اندر ایک ہم مزاج رفیقۂ حیات اپنے ہونٹوں پر تبسم کی قوس قزح بکھیرنے اس کے خیر مقدم کو موجود نہیں ہوتی تو اس کو اپنی زندگی بالکل ہی بے رنگ و بے کیف نظر آنے لگتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ شخص یا تو غیر اصولی زندگی گزارنے

لگتا ہے یا پھر مایوسی و نامرادی کے عالم میں خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیتا ہے۔ حاصلِ گفتگو یہ کہ حدودِ اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک شخص کے لئے ازدواجی زندگی گزارنا ضروری ہے اس سے راہِ فرار اختیار کرنا ممکن نہیں عورت کی ذات ہے بے نیاز ہوکر ایک پرسکون اور اطمینان بخش زندگی لوہے کے چنے چبانے کے مترادف ہے۔ عورت کے یوں تو بہت سے روپ ہوتے ہیں اور ہر روپ میں اس کا کردار مختلف اور اس کی حیثیت جداگانہ ہوتی ہے۔ یہاں چونکہ ازدواجی زندگی کو پربہار بنانے کے اسرار ورموز سے آگہی مقصود ہے اس لئے یہاں صرف عورت کی اس حیثیت سے بحث ہوگی جو اس کو کسی کی زندگی کا ہمسفر بننے کے بعد حاصل ہوتی ہے ___ عورت کیا ہے اور اس کے بارے میں کس دانشور نے کیا کہا ہے ؟ ان سب سے قطع نظر آئیے دیکھیں کہ پیغمبر اسلام محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن الفاظ میں اس کی حقیقت ونفسیات کو اجاگر فرمایا ہے۔ بخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی میں وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہیگی۔ اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (بحوالہ بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۹۲)

اس فرمانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کی فطری کجی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اب جو لوگ عورت کے اس فطری ٹیڑھے پن سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ اس ٹیڑھے پن کی کوکھ سے جنم لینے والی نازیبا و ناپسندیدہ باتوں کو عورت کی خودسری و بدخلقی اور سرکشی پر محمول کرتے ہیں اور ذرا سی کوئی بات خلاف مزاج واقع ہوئی یا کسی بے جا فرمائش کو لے کر عورت نے زبان درازی کی تو فوراً وہ عورت کے مدمقابل آکر اس کو سیدھا کرنے پر تل جاتے ہیں جس سے گھر مکمل طور پر محاذ جنگ کی صورت اختیار کرلیتا ہے اور مرد کو صنف نازک کی یہ دیدہ دلیری اس کی

مردانگی کے حق میں ایک چیلنج نظر آنے لگتی ہے۔ اس کو غصہ اس درجہ مغلوب کرلیتا ہے کہ پھر وہ اپنی زبان پر قابو کھو بیٹھتا ہے اور وہ لفظ اس کی زبان سے نکل آتا ہے کہ جس کے نکلنے کے بعد دونوں میں علیحدگی واقع ہوجاتی ہے۔ وہی عورت جو چند لمحوں پیشتر اس کی محرم راز تھی۔ ہر دکھ اور ہر سکھ کی ساتھی تھی اس کی سانسوں میں رچی بسی تھی۔ حتی کہ اس کے بچوں کی ماں تھی اس کی ایک ذرا بے صبری اور ناسمجھی سے ایسا دور ہوتی کہ وہی عورت اس کے لئے اجنبیہ بن گئی۔ اس کے گھر کا نظم وسکون درہم برہم ہوگیا اس کے بچے ماں کی ممتا سے محروم ہوگئے اور وہ خود بھی بے سمتی کا شکار ہوگیا۔ اب طلاق کے بعد یہ شخص پچھتاتا ہے کف افسوس ملتا ہے۔ مفتیانِ کرام سے رجوع کرتا ہے۔ لیکن اب بھاگ دوڑ اور کف افسوس ملنے سے کیا حاصل۔ کہیں کمان سے نکلا ہوا تیر بھی واپس آتا ہے۔ اگر یہ شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک کو اپنی نگاہ کے سامنے رکھتا تو یہ نوبت کیوں کر آتی۔

میاں بیوی کے درمیان نزاع وجدال کے رونما ہونے اور پھر ان کے مابین علیحدگی کی نوبت کے آنے کا ایک بڑا سبب شوہر کی یہ خام خیالی بھی ہے کہ عورت کو صرف اس کی تابعداری کرنی چاہیئے اس کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ اس کو عورت پر حاکم بنایا گیا ہے۔ اور اس کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے یقیناً مردوں کو عورتوں پر افسر وحاکم مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے

الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (النساء۔ ۳۴) مرد عورتوں پر افسر ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے۔

اور متعدد احادیث کریمہ میں یہ ارشاد نبوت بھی برحق ہے کہ، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (ترمذی) لیکن اس افضلیت وصدارت سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ مرد عورت کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کرے اور عورت اپنے ٹیڑھے پن کا اظہار نہ کرے زن وشوہر کا یہ دو نفری قافلہ بغیر کسی ہنگامۂ اختلاف وافتراق کے منزل مقصود تک تبھی پہنچ سکتا ہے جب ایک مرد اپنی اس افضلیت وصدارت کو ہمہ وقت پیش نظر رکھے اور عورت کی فطری کجی

کے باعث اس سے سرزد ہونے والے ناشائستہ افعال و اقوال سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کے بنیادی حقوق ادا کرتا رہے اور اس کے ساتھ حسن خلق سے پیش آتا رہے۔ جس کا حکم قرآن مجید کے اندر بھی وارد ہے اور حدیث پاک کے اندر بھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (القرآن) بیویوں سے بھلائی کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور ارشاد نبوی ہے مسلمانوں میں کامل الایمان وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے سب سے بہتر ہوں" الغرض! عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ اُن کے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بد خوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن باتوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ عموماً لوگ غلط فہمی میں بھی ہوتے ہیں کہ عورت کے ساتھ حسن اخلاق اسے خود ایذا نہ دینا ہے حسن خلق عورت کے ساتھ کیا ہے۔ اس کو احیاء العلوم میں امام غزالی علیہ الرحمہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ مَعَهَا كَفُّ الْاَذٰى عَنْهَا بَلْ احتمال الاذیٰ منها وَالْحِلْمُ عند طيشها وغضبها اقتداءً برسول الله صلے الله تعالیٰ علیہ وسلّم الخ

" عورت کے ساتھ حسن خلق اسے خود ایذا نہ دینا نہیں بلکہ اس کی طرف سے جو اذیتیں ہوں انھیں برداشت کرنا اور اس کے طیش و غضب کے وقت تحمل کرنا ہے۔ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہیں۔"

(بحوالۂ فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۱۷۵)

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد گرامی کس قدر جامع و مانع اور مفکرانہ و دانشورانہ ہے اس کا اندازہ ایک بالغ النظر شخص ہی لگا سکتا ہے ایک بُردبار و متحمل مزاج شخص کے تحمل اور بردباری کا امتحان اس وقت بخوبی لیا جا سکتا ہے جب اس کا سابقہ ایک ناشائستہ زبان دراز اور بدمزاج بیوی سے پڑے اور اس وقت جب کہ اس کی بیوی آپے سے باہر ہو۔ اس کا طیش و غضب اپنے نقطۂ عروج پر ہو، وہ شخص صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اور ردعمل میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو پچھتاوے اور ندامت کا باعث ہو۔ بلکہ اس کی ہر زیادتی و اذیت کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرے تو نگاہِ حقیقت ہیں میں درحقیقت ایسا ہی شخص متحمل اور بردبار ٹھہرے گا۔ اس مقام پر امیر المومنین

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، کے صبر و تحمل سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ کو تحریر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتا۔ یہ واقعہ اہلِ فہم کے لئے بڑا ہی سبق آموز ہے اور بصیرت افروز بھی۔

"ایک شخص حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے دولتکدے پر حاضر ہوا کہ انکی بارگاہ میں اپنی بیوی کی بدخلقی و زبان درازی کی شکایت کرے گا تو اس نے آپ کے گھر کے اندر سے آپ کی زوجۂ محترمہ کی آواز سنی جو (فطرت نسوانی کے تحت) آپ سے بڑھ بڑھ کر بات کر رہی تھیں اور آپ چپ تھے اور انکی کسی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ اس پر وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس جانے لگا کہ جب امیرالمومنین کا یہ حال ہے تو پھر آپ سے اس کا مسئلہ کیسے حل ہو سکے گا۔ ابھی وہ چند ہی قدم چلا ہوگا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، باہر تشریف لے آئے اور اس شخص کو واپس جاتا دیکھ کر پکارا اور پوچھا کہ "اے میرے بھائی! تمھیں کون سی حاجت میرے پاس لے کر آئی تھی؟ اس استفسار پر اس شخص نے عرض کیا کہ "یا امیرالمومنین! میں آپ کی عدالت میں اپنی بیوی کی بدخلقی اور زبان درازی کی شکایت لے کر آیا تھا لیکن میں نے جب آپ کو بھی ایسی ہی صورتِ حال سے دوچار دیکھا تو واپس جانے لگا۔" اس پر آپ نے فرمایا کہ "میں نے اپنی بیوی پر اس کے اُن حقوق کے باعث تحمل کیا جو اس کے مجھ پر ہیں۔ بیشک وہ میرا کھانا بناتی ہے۔ میری روٹی پکاتی ہے۔ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ میرے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ جبکہ یہ اس پر واجب نہیں۔ اور میرا قلب اس کی وجہ سے حرام سے رک گیا۔ پس بایں سبب میں اس پر تحمل کرتا ہوں۔"

حضرت فاروق اعظم کی گفتگو سن کر وہ شخص بولا کہ "میری بیوی بھی بالکل ایسی ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ "اے میرے بھائی! تم بھی اس پر تحمل کرو۔ بیشک یہ تھوڑی مدت کیلئے ہے" (نورالابصار ص ۶۰)

ازدواجی زندگی خوشگوار و پروقار طور پر بسر ہو اس کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ شوہر عورت کی فطری کجی پر نظر رکھے اس کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے۔ اس کے جائز حقوق ادا کرتا رہے۔ عورت پر لازم ہے کہ وہ شوہر کے درجہ اور اس کی حاکمیت و صدارت کو برابر ذہن میں رکھے۔ ہر جائز و مباح کام میں شوہر کی اطاعت کو لازم و ضروری سمجھے۔ اور شریعت مطہرہ نے شوہر کے حقوق اس پر عائد کئے ہیں انہیں پورے

طور پر ادا کرتی رہے۔ ایک عورت کے لئے شوہر کی "اطاعت" اس کی خوشنودی اور اس کے حقوق کی ادائیگی کس قدر اہم اور ضروری ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث طیبہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے

(۱) "عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔ (طبرانی)

(۲) جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۳) جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر با ایمان نیکخو ہے تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے۔ ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔" (طبرانی بحوالہ بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۹۰)

(۴) شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔"

(۵) "عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔"

(بحوالہ بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۹۱)

خلاصہ کلام یہ کہ آج کے مسلم معاشرہ کے اندر میاں بیوی عموماً کڑواہٹ بھری زندگی سے دو چار ہیں اور گھر کے گھر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہیں یہ بہت ہی سنگین صورت حال ہے۔ جس کا سدباب بے حد ضروری ہے۔ اور اس خرابی و بربادی کا سدباب صرف اور صرف میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کرنے میں پوشیدہ ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حقائق سے واضح ہے۔ شکوہ و شکایت، مقدمہ بازی، دراز دستی، زبان درازی، ایذا رسانی اور طلاق مسئلہ کا حل نہیں۔ مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ فاتوا کُلّ ذی حَقٍّ حَقَّہٗ۔ (حدیث) ہر اہل حق کو اس کا حق ادا کرو۔

(بقیہ ص ۳۳ پر)

مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، کراچی

دل کی آواز

سب کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو یہاں یہی توحید ہے ـــــ مگر جب وہ خود اپنی طرف رُخ کرنے والوں کا رُخ اپنے محبوب کی طرف موڑ دیتے تو اسے کیا کہیں کیا یہ شرک ہوگا ـ ؟ نہیں نہیں، ـــــ ہرگز نہیں، بلکہ توحید یہی تو ہے کہ مرکز توحید جس سمت موڑ دے وہیں جھک جاؤ، یہی توحید اور توحید کا امتحان ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہوئے بھی نہ مانا ـــــ یہ راز وہی راز ہے جسے ابلیس بھی نہ سمجھ سکا اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہے مگر اللہ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے نور کے امین حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے نہ جھکا تو راندۂ درگاہ خداوندی ہوا۔ اس سے اللہ کے محبوبوں کی شان عیاں ہے ـــــ فرشتوں نے وہ راز پالیا جسے ابلیس نہ جان سکا چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے سامنے جھک کر نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی اور ہمیشہ کی سربلندی حاصل کی ابلیس کے نہ جھکنے پر ہمیشہ کے لئے پستی اس کا مقدر ٹھہری ـــــ جانِ جاناں (ص ۶۹)

ع ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی خوشنودی ہے چنانچہ فرمایا کہ اُن پر خوب درود اور سلام بھیجو ـــــ (سورہ الاحزاب ص ۵۶)
نماز ادا کرنے میں حضور علیہ السلام کی خوشنودی ہے، چنانچہ فرمایا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ـــــ آج ہم نماز تو ادا کرتے ہیں، مگر صلوٰۃ وسلام سے غافل ہیں نہ صرف غافل بلکہ صلوٰۃ وسلام پر اعتراضات اور پھر صلوٰۃ وسلام میں قیام پر اعتراضات کرتے ـــــ ! کہا جانے لگا

کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے کے بعد کھڑے ہوکر صلوٰۃ والسلام پڑھنا جائز نہیں وغیرہ وغیرہ ـــ آہ ـــ! یہ ہم کو کیا ہوگیا ـــ کس کے کہنے میں آگئے ـــ حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد "صلوٰۃ وسلام" اور "قیام" دلوں لازم و ملزوم ہوگئے

ذرا اس منظر پر نظر کریں کہ جب رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے پردہ فرمارہے ہیں ـــ وہ منظر کہ جس کے بیان سے دل لرزتا ہے ـــ پوچھنے والے نے وہ بات پوچھی کہ جس سے قلب و نظر اشکبار ہوتے جاتے ہیں ـــ دل سنبھالے نہیں سنبھلتا سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــ

"جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے کھڑے ہوکر) اور درود پیش کرنا پھر چلے جانا پھر سب سے پہلے جو درود پیش کریگا وہ جبرئیل ہونگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل پھر ملک الموت ـ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے ساتھ لشکروں کے ساتھ آئیں گے (اور درود پیش کریں گے، جب یہ چلے جائیں) تو پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب سلام پڑھنا ـــ

(فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۵۴)

یہ صلوٰۃ وسلام حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر ہوا سب باری باری آتے رہے اور صلوٰۃ وسلام کی سوغاتیں پیش کرتے گئے ـــ سب نے کھڑے ہوکر ہی صلوٰۃ وسلام پیش کیا ـ

اللہ، اللہ ـــ یہ منظر ہے کہ بھلائے نہیں بھولتا ـــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی فرمان کی تعمیل میں اہل اسجات ہر زمانے میں کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے چلے آرہے ہیں ـ اور آج بھی عشاق اس دن کی یاد منارہے ہیں ـ اور کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کررہے ہیں ـ اور کیوں نہ کریں کہ ـ صلوٰۃ وسلام، ہاں ہاں صلوٰۃ وسلام ـــ

یہ سنت الٰہی ہے
یہ فرشتوں کا ترانہ ہے
یہ آقا کے حضور غلاموں کا نذرانہ ہے

یہ دل کی آواز ہے
یہ محبت کا ساز ہے
یہ عشق و محبت کا ترانہ
یہ عذاب قبر سے نجات کا پروانہ
یہ جہنم سے بچنے کا بہانہ ہے
یہ بہشت کا راستہ ہے
یہ رحمت کا راستہ ہے
یہ کرم کا راستہ
یہ بیحد ظلمات سے نکل کر محلِ نور تک پہنچنے
کا راستہ ہے
یہ دوری سے تقرب کا راستہ ہے
یہ راستہ مدنی تاجدار کا راستہ ہے۔
یہ حضور کے دیدار کا راستہ ہے۔
ہاں، ہاں ـــــ یہی راستہ رب غفور
کے دیدار کا راستہ ہے
اس راستے کو نہ چھوڑو

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤں آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
(رضاؔ)

صلوٰۃ وسلام کی فضیلت میں کتاب لکھنا بڑی سعادت کی بات ہے ـــــ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغزلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرا ایک دوست انتقال کر گیا، خواب میں، میں نے اسے دیکھا تو میں اس سے اپنے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا بھائی تمہیں بشارت ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہو ـــــ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تم نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے (ماہنامہ نعت، لاہور، شمارہ ربیع الاول ۱۹۸۹ء)

قابل مبارکباد ہیں محترم مولانا جاوید اقبال مظہری زیدعنایتہ! کہ جنہوں نے صلوٰۃ وسلام اور قیام کے حوالے سے ایک مختصر جامع رسالہ ترتیب دیا ـــــ اس رسالے کی مقبولیت کا اندازہ فقط اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جوں ہی اس رسالے کی ترتیب کا کام شروع ہوا، بارگاہِ رسالت مآب سے فاضل مرتب کے لئے حاضری کا اذن آگیا ـــــ پھر موصوف نے مدینہ طیبہ کی پُر کیف فضاؤں میں رحمت و نور کی برسات میں نہا کر واپسی میں رسالہ مکمل کر کے شائع کیا

اس رسالہ کی اصل محرک محترمہ صوفیہ دارا کے دل کی آواز تھی جو فاضل مرتب نے سنی اور پھر اسے رسالے کی صورت دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام کیا ـــــ رب مصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم) (بقیہ ص ۲۵ پر ملاحظہ ہو)

از:۔ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم ۔ شعبہ تقابل ادیان ہمدرد یونیورسٹی دہلی

فاضلِ بریلوی کی نعتیہ شاعری کی ایک جھلک

حبّ صادق

مولانا احمد رضا خاں کی شاعری میں حبّ صادق اور عشق حقیقی ایسا عنصر ہے جس نے ان کو دوسرے شعرا سے ممتاز کیا اُن کی نگاہِ ناز میں حب صادق اصل حیات ہے۔ جس پر ممات حرام ہے زمانہ کا سیل رواں بہت تند و رُسبک خرام اور تیز گام ہے جس کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی لیکن عشق و محبت اس کے مقابلے میں آکھڑے ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ خود بھی سیلاب ہیں اور سیلاب ہی سیلاب کو روک سکتا ہے۔ محبت کی تجلی آسمانی رسالتوں اور نبوی تصوّرات سب میں مشترک ہے اور مرقع عالم میں فرح و سرور کی نمود ہے اور محبت ہی وہ شراب طہور ہے جس سے سرشار ہو کر عارف دنیا و ما فیہا سے بے خبر اور عاشق نغمہ سرا ہو کر اٹھتے ہیں، اور محبت کبھی منبر اور محراب کی نقیب کبھی حکیم نکتہ داں کبھی قائد جنگ و جہاد اور کبھی فاتح اقوام و امم بن کے سامنے آتی ہے محبت کے ہزاروں رنگ و آہنگ ہیں محبت ازل کی مسافر ہے محبت ہی زندگی کی بانسری ہے جس سے نغمہ و آہنگ نکل نکل کر عالم کو مسحور کئے ہوتے ہیں محبت ہی سے دُنیا میں روشنی گرمی، حرکت، حرارت اور زندگی کی امنگ و ترنگ ہے ایک محبّ صادق اپنے محبوب کی بارگاہ میں نغمۂ محبّت اس طرح چھیڑتا ہے

الروح فداك فزد حرقا
یک شعلۂ دیگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا
یہ جان بھی پیارے جلا جانا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

ان اشعار کے ہر ہر لفظ میں الفت و محبت کا سمندر موجزن ہے خاص کر آخیر شعر میں ایک بند کا دوسرے بند سے تقابل کرکے وہ معنی پیدا کیا ہے جو غایت و محبت پر دال ہے مثلاً وہاں حسن یہاں نام وہاں کٹنا جو عدم ارادہ پر دلالت کرتا ہے یہاں کٹانا جو قصداً ارادہ ظاہر کرتا ہے وہ مصر یہاں پورا عرب جن کی سرکشی و خودسری زمانہ جاہلیت میں مشہور تھی۔ وہاں انگشت یہاں زناں یہاں مرداں وہاں انگلیاں کٹیں جو ایک مرتبہ کے وقوع کو بتاتا ہے یہاں کٹاتے ہیں جو استمرار پر دلالت کرتا ہے اس طرح انکی مکمل شاعری عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کی شاعری کا جائزہ اگر قدیم تنقید نگاری کے اصول کو مدنظر رکھ کر کیا جائے تو متفقہ طور انھیں فحول شعراء کی صف میں قرار دینا ہوگا مثلاً ابن قتیبہ (متوفی ۸۸۹ھ) کے یہاں ایک اچھے شاعر کی پہچان حسن الفاظ حسن معانی کا اختیار ہے اور انھیں عوامل کو مدنظر رکھ کر وہ فن کار کو تنقید کی کسوٹی پر کھرا کرتے ہیں ابن اسلام الجمحی (متوفی ۲۳۲ھ) نے مقدار کو چھوڑ کر قدر (QOALITY) کو افضل مانا ہے۔ درج ذیل شعران کے عشق حقیقی کا بہترین نمونہ ہے فرماتے ہیں۔

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اس میں آپ نے ایک نسبت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے چونکہ یہ نسبت ایک ایسی محبت کا ردِ عمل ہے جو ماورائے فطرت (METAPHYSICAL) ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے ہماری عام زبان تراشی نہیں گئی ہے لیکن شاعر کا شعر کی کیفیت کا ادراک کر لیتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کو رائج زبان میں ادا کرے لیکن چونکہ ایسا کرنے سے عاری ہے اس لئے تشبیہات و استعارات کی زبان تراشتا ہے چنانچہ اس شعر میں شاعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ کو منظم شکل میں پیش کرنا چاہتا ہے یہ وہ شکل ہے جو جذبات اور عقیدت نے ان کے دل میں تراشی ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ دن اور مہر سما سے اُن کے رخ کی نمائندگی ہو سکتی ہے اور شب، مشک ختا ان کی زلف کے لئے بہتر لفظ ہو سکتا ہے لیکن پھر انہیں احساس ہوتا ہے کہ میرے

عقیدت کی تراشی ہوئی شکل سے اور بھی منفرد ہے چنانچہ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں کہہ کر اپنی اس تشنہ تصویر کو قاری کے فیصلے پر چھوڑ دیتے ہیں اب جہاں تک جدید ناقد کا تعلق ہے تو وہ داخلی فنکاری کے بجائے خارجیت پر زور دیتا ہے اور فنی کاریگری کے لئے تشبیہات واستعارات ـ (SEMILIES) کو بے حد اہم قرار دیتا ہے اگر فنی کاریگری کے اس طریقۂ دراست میں اُن کا مطالعہ کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ انہیں الفاظ کے بطون پر کامل گرفت حاصل تھی الفاظ جو کھلتے ہیں الفاظ جو خوابوں میں جو تراشی ہوئی تصویروں کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔

سرتا بہ قدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

یہ شعر تشبیہات واستعارات کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ حبِ صادق کی بھرپور نمائندگی بھی کرتا ہے ـ انھوں نے سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عضو کو پھول سے تشبیہہ دیکر مکمل شعر کو پھول بنا دیا ہے۔

اقتباس نصوص۔!

امام احمد رضا خاںؒ کی شاعری کے سلسلے میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مکمل قرآن وحدیث کا ترجمہ ہے جس کا ذکر اجمالاً گذر چکا ہے قرآن مقدس سے استشہاد اور اس کا ترجمہ ان کی شاعری کا وہ اہم انفرادی رُخ ہے جس نے خوابیدہ کل کو نجم سہیل کی طرح تابندہ بنایا جس نے پژمردہ پنکھڑیوں کے پردۂ اضمحلال کی نقاب کشائی کی جس میں انسانیت کے رموز مضمر ومستتر ہیں جس میں معاشرت روحانیت اور تہذیب وتمدّن کے بزرگ وبار مخفی ہیں ان کا کلام کلام اللہ کے رموز کا مخزن ہے بلا شبہہ وہ نامعلوم اور طویل مدّت تک زندہ وتازہ رہے گا کیونکہ وہ حسین شاعری میں ڈھل چکا ہے۔ اسلامی عقائد، شعائر اور روایات کا جس عالمانہ، عارفانہ اور شاعرانہ انداز سے اپنے بہترین کلام میں وکالت کی ہے اور لعل وگہر کو حسین لڑی میں پرو دیا ہے وہ کلام میں کہکشاں کی طرح نمایا ہے۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا، تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن ادا کی قسم

مولانا احمد رضا اپنے اس کلام سے ایمان ویقین کو تروتازہ بنا رہے ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اے اُمّت مسلمہ اگر تم عصائے موسوی اور ید بیضا کی خصوصیات سے آشنا ہونا چاہتے ہو تو۔ انك لعلى خلق عظيم" سے سبق حاصل کرو اور پیکر خلق نبوی بن جاؤ اور دوسری طرف مذاہب باطلہ کا دنداں شکن جواب دیتے ہوئے اس آیت کریمہ یعنی

ماھذا الا بشر مثلکم » اور دوسری جگہ " قالوا ما انتم الا بشر مثلنا » کی طرف اپنے کلام " کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا » سے اشارہ بھی فرماتے ہیں۔ بلاشبہ ان کا یہ کلام اور انکی یہ شاعری، شاعری نہیں بلکہ ساحری ہے انھوں نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے ایک بحر بیکراں اور اٹھا سمندر کو سمیٹ کر اسے ایک شعری جامہ پہنا دیا ہے جیسا کہ اس شعر سے جو تین آیتوں کی بیک وقت ترجمانی کرتا ہے بخوبی واضح ہے۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

اس شعر میں لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد۔ اور وقیلہ یارب ان ھؤلاء قوم لا یومنون اور لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون کا مفہوم اور اُن کی تشریح عیاں ہے۔

دوسری جگہ اپنی شاعری میں تقلیب قبلہ کے مسئلہ کو کس طرح حل فرماتے ملاحظہ ہو۔

عشاق روضہ سجدے میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

فاضل بریلوی نے اس شعر میں جس مفہوم کی نشاندہی کی ہے وہ عیاں ہے یعنی عاشقان رسول کا اپنا جی تو یہی چاہتا ہے کہ روضۂ اطہر کی طرف سجدہ کا حکم ہو مگر شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ اور کعبہ معظمہ قبلہ قرار دیا گیا تو تعمیل حکم کی خاطر سر کعبہ معظمہ ہی کی طرف جھکے مگر خدا عالم الغیب والشھادہ ہے وہ دل کے حالات اور اسکی خواہشات سے باخبر ہے تو ایسے عالم میں ان عشاق کی حالت وہ تھی جو سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف حکم سجود ہونے میں مسلمانوں کی تھی جو تعمیل حکم رب کی بیت المقدس کی طرف حکم سجدہ اور دل میں خواہش یہی ہوتی کہ مکہ معظمہ قبلہ قرار دیا جائے " قال اللہ تعالیٰ " فلنولینك قبلۃ ترضٰھا » (آپ کی رضا کی خاطر ہم قبلہ کو بدل دیں گے) وہ کسی وقت اپنے محبوب سے جدائیگی نہیں چاہتا ہے اور عشاق خوب جانتے ہیں

" کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلی کا ایک ظل "

کعبہ بھی انہیں کے نور سے بنا انھیں کے جلوئے نے کعبہ کو کعبہ بنایا تو حقیقت کعبہ وہ جلوۂ محمدیہ ہے جو اس میں تجلی فرما ہے وہی روح قبلہ اور اسکی طرف حقیقتاً سجدہ ہے۔

معانی مفاہیم کے علاوہ قرآنی الفاظ کو بھی انھوں نے اپنے اشعار میں جگہ دی ہے اور جس خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی ایسا لگتا ہے کہ زبان و بیان میں حد درجہ ہم آہنگی سے عربی زبان کو اردو زبان کو سنہری لڑی میں پرونے کا شائبہ بھی حاشیہ خیال میں نہیں گذرتا دیکھئے انکی شاعری قرآن

وحدیث اور اخبار و آثار کی زنجیروں میں کس طرح جکڑی ہوئی ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ — حق نمود تجھ پا سدا رہا

ورفعنالک ذکرک کا سایہ تجھ پر — بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ — بلبل سدرہ تک انکی بو سے بھی محرم نہیں

مَن زار تربتی وجبت لہ شفاعتی — اُن پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

اُن پر کتاب اتری بیاناً لکل شیٔ — تفصیل جس میں مَا عبر و مَا غبر کی ہے

عرفان نفس!

مولانا احمد رضا خاںؒ کی شاعری میں خود شناسی اور عرفانِ نفس کا عنصر بھی بدرجہ اتم ہے اس انفرادی رخ کا انکی شخصیت میں بڑا دخل ہے اس پر انھوں نے بہت زور دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جب تک عرفان نفس ذات حاصل نہ ہو اس وقت تک زندگی میں سوز و مستی ہے اور نہ جذب و شوق انھوں نے اپنی مکمل سوانح رباعی کے اس چار شعر میں سمیٹ کر رکھ دی ہے۔

فرماتے ہیں۔

نہ مرا نوش زتحسین نہ مرا نیش زطعن\
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی\
منم و گنج خمولے کہ نگنجد در وی\
جُز من و چند کتابے و دوات و قلمی

ترجمہ! نہ تو میں داد و تحسین سے خوش ہوتا ہوں اور نہ طعن و تشنیع سے ناراض ہوتا ہوں۔ نہ کسی کی تعریف پر کان دھرتا ہوں اور نہ کسی کی مذمت پر میں توجہ دیتا ہوں۔ میں ہوں اور ایک گوشۂ تنہائی ہے اور اس میں چند کتابیں و دوات قلم ہے۔

مولانا احمد رضا کے نزدیک خودی، عرفانِ نفس خود شناسی اور خود آگاہی انسان کو اسرار شاہنشہی سکھلاتے ہیں۔ عطار ہوں یا رومی، رازی ہوں یا غزالی بغیر عرفانِ نفس کے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوا حقیقت تو یہ ہے انسان حصول عرفانِ نفس کے بعد ہی جرأت سے اس بات کا اظہار کر سکتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی\
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

تصور خودی ان کے اندر اس قدر رچ بس گیا کہ مکمل زندگی عرفانِ نفس کا زندہ نمونہ بن گئی یہی وجہ ہے کہ تصور خودی، خودداری، اور خود اعتمادی کے نقوش بہت ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں جس کا ثبوت ان کے دیوان سے بخوبی فراہم ہوتا ہے۔

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ میرا\
ارشاد احبّا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

اس بات پر ارباب علم و دانش کا فیصلہ ہے کہ اگر

ذی ہوش انسان اُن کے کلام کا تہ دل سے مطالعہ کرے تو انسان ایمان ویقین کی دولتوں سے ضرور بہرہ ور ہوگا مقام انسانیت سے غافل رفعت وشرافت سے ذاہل اور جواہر انسانیت سے ناواقف انسان کو اور اس کی سوئی ہوئی خودی کو اپنے کلام سے بیدار کردیا اور بلندی کا ترانہ سکھایا وہ انسان جو احساس کمتری اور مایوسی کا شکار تھا اسے لاتقنطوا من الرحمۃ اللہ کا جام ظہور پلایا الغرض انکی شاعری نے معاشرہ میں ایک نیا رحجان پیدا کردیا یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ عام ادبا شعراء، مصنفین کو یہی دو چیزیں یعنی خودی اور عرفان نفس ہر موضوع پر قلم اٹھانے کے لئے آمادہ کرتی ہیں اگر اس سے بھٹکے تو انھیں کوئی دوسرا مشعل راہ اور مشعل ہدایت نہیں مل سکتا ہے۔ بلاشبہ وہ ایک پیدائشی شاعر تھے ان کی شاعری رستے ہوئے قلب پرجوش وپرسوز دل معانی کی معنویت اور الفاظ کی شوکت کی آئینہ دار تھی وہ ایک قادر الکلام ماہر فن شاعر تھے اُن کے ہمعصر شعراء اُن کی امامت اور کلام میں اعجاز کے قائل تھے بلکہ زبان وتراکیب، معانی افکار، جدت تشبیہہ ہر چیز سے متاثر تھے۔

آہ سحر گاہی

امام احمد رضا کی شاعری کا چوتھا انفرادی رُخ جس نے اُن کی شخصیت کو پروان چڑھایا اور اُن کی شاعری کو نت نئے معانی وافکار کی جولانی عطا کی وہ آہ سحر گاہی ہے جس نے ایک ایسی فکری غذا عطا کی تھی جس سے وہ نشاط میں آکر اپنے اصحاب کو نیا نیا شعر سناتے تھے جس سے انسان کو ایک نئی قوت، نئی روشنی، اور ایک نئی زندگی ملتی تھی اس آہ سحر گاہی کا کرشمہ تھا کہ عطار رومی اور غزالی اپنے دور میں مرجع خلائق بنے رہے۔ اور گوشہ عزلت میں بیٹھ کر لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے رہے ڈاکٹر اقبال کے یہاں یہ مفہوم ملتا ہے۔

عطار ہو رومی ہو کہ رازی ہو غزالی
کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے بے آہ سحر گاہی

آہ سحر گاہی کے بارے میں دور جدید کے شامی ادیب خلیل مردم بک (مرحوم) کا خیال ہے کہ شاعر جب نظم گوئی کے لئے مناسب وقت اختیار کرتا ہے اور ایک سچے شاعر کے لئے سب سے زیادہ مناسب وقت تنہائی رات ہے کہ جب کہ کائنات کی ہر چیز ساکن و ساکت اور حرکت سے بے نیاز ہوتی ہے یہی وہ وقت ہے جب نفس اشارات غیبی اور نفحات الہامی وصول کرنے کے لئے مستعد ہوجاتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

هبط الوحي عليه - من سموات الخيال في الظلام
فاضاءت جانبيه - ربه السحر الحلال - بالكلام

خرّ یبکی ولہ لماتہ جلت صحقات

(کتاب الاعرابیات ص ۱۹ دمشق ۱۹۶۵ء)

خیالوں کے آسمانوں سے اندھیروں میں اس
پر وحی کا نزول ہوتا ہے اور صبح کی شادابی اس کے
جوانب الہیات کی سماعت کے خوشگوار و منور کرلیتی ہے
تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں نکل آتے ہیں
اور اس کے لئے الہامی باتیں روشن ہوجاتی ہیں۔

آہ سحر گاہی کا مفہوم خود اسی لفظ سے عیاں
ہے یقیناً ایک عاشق صادق صبح صادق کے پرسکوت
ماحول میں جب اپنے میلان طلب کے ساتھ بارگاہِ
ایزدی میں عجز و نیاز کے ساتھ آرزؤں کا طومار لیکر
حاضر ہوتا ہے تو اجابت خود بڑھ کر اس کی دستگیری
کے لئے حاضر ہوجاتی ہے یہی محب صادق جب اس
طرح مسلسل عشقِ خدا کی بھٹی میں اپنے کو تپاتا ہے
اور ہمہ دم دل و دماغ اور قلب و نظر کی توجہات
کو کرم خداوندی کی طرف مبذول کرتا ہے۔ تب
کہیں جاکر اس شعر کا صحیح مصداق اپنے کو پاتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جب عاشق صادق ان خصوصیات کا حامل ہوجاتا
ہے اور اس کے دل و دماغ پر عشق و ایمان کی کرنیں
محیط ہوجاتی ہیں پھر جب وہ بے اختیار عالمِ کیف
و سرور میں کچھ کہتا ہے تو اس میں ایک سوز درد، اور
تڑپ کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ جس سے سننے والے ذہن
بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔ مولانا احمد رضا خاں
کی شاعری ایسے تاثرات سے لبریز ہے خصوصاً نعتیہ
شاعری میں جا بجا اسکی جھلک پائی جاتی ہے بارگاہِ
رسالت میں اپنی بے کسی اور ناتوانی کا اظہار اس
طرح کرتے ہیں۔

اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے
میرا کون ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
پُرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور۔
مولیٰ پڑی ہے آفت جانکاہ لے خبر

اس طرح پوری نعت میں یکسوئی اور درد ملتا
ہے بلاشبہ ایک سچا عاشق رسول جب کچھ کہتا ہے
تو اس کلام سے اسی طرح خلوص و محبت کی بو آتی
ہے وہ اپنے درد کا مداوا کا غمخوار اور انیس بیکسا
ہر آن رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے
ہیں کیونکہ اس پر آپ کا یقین کامل ہے

انھیں کی بو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

اور دوسری جگہ لولاك لما خلقت الأفلاك کی
ترجمانی اس طرح فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

مولانا احمد رضا خاں نے شاعری کو آہ سحر گاہی، حب صادق، عرفان نفس اور دیگر اسی طرح کی نمایاں خصوصیات سے مزین کیا ہے جس کی وجہ سے یہ لکھے بغیر قلم نہیں رُکتا کہ انھوں نے عشق کو نئی زندگی عطا کر دی، جنونِ محبت کو دوام عطا کر دیا اور جہاں قلب و روح میں محبت کی وہ سرمدی مستی الافانی سرور و خمار بھر دیا جسے فنا ہونا تو کجا اس کی مدت کا کم ہونا بھی ممکن نہیں بلاشبہ وہ اس شعر کے صحیح مصداق ہیں۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضؔا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دئیے ہیں

مقالے کا اختتام مسلکِ اہل حدیث کے علمبردار پروفیسر محی الدین الوائی از ہر یونیورسٹی کے اس مقالے کے ایک اقتباس کے ترجمے سے کر رہے ہیں جو "صوت الشرق" فروری ۱۹۷۰ء میں "شخصیات اسلامیہ من الھند" کے عنوان سے چھپ کر اہل علم تک پہنچ چکا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کی شخصیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پرانا مشہور مقولہ ہے کہ شخص واحد میں دو چیزیں تحقیقات علمیہ و نازک خیالی نہیں پائی جاتیں لیکن مولانا احمد رضا کی ذات گرامی اس تقلیدی نظریہ کے عکس پر بہترین دلیل ہے۔ آپ عالم محقق ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین نازک خیال شاعر بھی تھے جس پر آپ کے دیوان حدائق بخشش، حدائق العطیات، و مدحِ رسول بہترین شاہد ہیں اس کے علاوہ فلسفہ، علم فلکیات، ریاضی، اور دین و ادب میں آپ برصغیر میں صف اوّل کے ممتاز علماء اور شعراء میں تھے۔

(دل کی آواز کا بقیہ)

ان دونوں حضرات کے ساتھ ساتھ ہم سب مسلمانوں کو بھی دنیا کی طرح قبر و حشر میں بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

قبر میں جب ہو بسیرا — آ کے چمکے نور تیرا
دور ہو جائے اندھیرا — پھر کہے خادم یہ تیرا
یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک

(علیمؔ)

فاضلِ بریلوی نے قادیانیوں کا ردِ بلیغ فرمایا

افکار ملی کو مدیر سنی دنیا کا جوابی مکتوب

جناب ایڈیٹر صاحب!

سلام مسنون!!

"افکار ملی دہلی" دسمبر ۹۴ء کا شمارہ نظر سے گذرا، ملک کے سلگتے ہوئے حالات پر آپکی غیر جانبدارانہ تحریرات قابل مطالعہ ہیں۔ اسی میں راقم السطور کے مراسلہ (اکتوبر) کے جواب میں دو حضرات کے مراسلے بھی پڑھنے کو ملے۔ آخری مراسلہ نگار نے جذبات اور اندھی مخالفت کی رو میں بے بنیاد الزام لگا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب آپکی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ جو حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ تاریخ کے صفحات آج بھی گواہ ہیں اور حقیقت پکار کر کہتی ہے حقائق و شواہد کو کبھی بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا ہے۔ تاہم جناب کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے ذیل کی چند سطریں حاضر ہیں:

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے رد میں پانچ مستقل رسالے تصنیف کئے اور متعدد فتاویٰ قلم بند فرمائے — مثلاً: فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۳، ۴، ج ۶ ص ۵۱ پر قادیانی کے باطل مذعومات کا رد کیا ہے اور انھوں نے دوسری تصنیف احکام شریعت میں حکم تحریر کیا کہ قادیانی مرتد و منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمۂ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضرورت دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے۔ قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے (ص ۱۲۸، ۱۲۹)

المعتمد المستند ۱۳۲۰ھ میں شاہ فضل رسول بدایونی کی عقائد میں تصنیف لطیف المعتقد المنتقد

کی کتابت وطباعت کا سلسلہ جاری تھا۔ اسی اثنا میں محدث سورتی قدس سرہٗ نے اس پر حاشیہ لکھنے کی فرمائش کی امام احمد رضا بریلوی نے مختلف مقامات پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ تحریر فرمایا اپنے دور کے متبدعین نو پیدا فرقوں کا ذکر کرتے ہوتے قادیانیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ کے علماء اہلسنّت کی خدمت میں بھجوایا، جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں؟ اور اُن کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست قادیانیوں کا ذکر ہے (حسام الحرمین ص ۱۵)

امام احمد رضا کے مستقل رسائل یہ ہیں!

(۱) جزاء اللہ عدوہ (۲) المبین ختم النبین (۳) قہر الدیان علی المرتد بقادیان (۴) السوء العقاب علی مسیح الکذاب (۵) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی ...... مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصر نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی علماء اسلام نے حق کو واضح کیا اور اُن کی کوشش کو ناکام بنادیا۔ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ایک پتے کی بات کہی تھی کہ آج کل کسی کو بدنام کرنا ہو تو اس پر قادیانی ہونے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ یہ بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے۔ جب موردِ الزام کے خلاف کوئی مواد دستیاب نہیں ہوتا۔ (جنگ لاہور، ۱۱ مئی ۸۴ء)

بالکل یہی حال مخالفین احمد رضا بریلوی کا ہے کہ مواد دستیاب نہیں ہے ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اِن تفصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کا رد شدومد کے ساتھ امام احمد رضا بریلوی نے کیا ہے۔ اب ذیل کے حوالہ جات سے یہ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہوجائیگی کہ انگریزوں کا حامی اور مخالف کون تھا؟ اس پر بغیر کسی تبصرہ کے مکاتیب فکر کے علماء کے نظریات کو پیش کیا جارہا ہے۔ جو انہی کی کتابوں سے ماخوذ ہے:

(۱) شاہ اسحاق دہلوی کا واقعہ ہے کہ اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جب گورنمنٹ انگریزی کا تسلط ہوا تو شاہ صاحب کا جو وظیفہ جو مقرر تھا، وہ جاری رکھا گیا (افاضات الیومیہ ج ۷ ص ۴۸۵)

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی نے فرمایا تھا کہ انگریزوں سے جہاد حرام ہے۔ (مذاہب الاسلام ص ۱۶۰)

(۳) مولانا اشرف علی تھانوی کو انگریزی حکومت کی جانب سے چھ سو روپیہ ماہانہ ملا کرتے تھے۔
(مکالمۃ الصدرین ص ۱۰، ۱۱)

(۴) مولانا حفظ الرحمٰن نے کہا کہ مولانا الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت کو بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

(۵) سیّد احمد رائے بریلوی اور شاہ اسماعیل دہلوی نے انگریزی حکومت کا سکہ جمایا۔ (تواریخ عجیبہ ص ۲۳۶

(۶) سیّد احمد انگریزوں کے حامی تھے۔ اور انگریزی حکومت کو عادل اور رشک چمن سمجھتے تھے (تواریخ عجیبہ ص ۱۸۰)

(۷) علماء دیوبند انگریزوں کی مخالفت کرنے والوں کو باغی تصور کرتے تھے۔ (تذکرۃ الرشید ص ۱۷

(۸) سکھوں سے جنگ کرنے سے سیّد احمد اور شاہ اسماعیل کی غرض انگریزی حکومت کو مضبوط کرنا تھا تواریخ عجیبہ ص ۱۸۲)

(۹) مولانا رشید احمد گنگوہی انگریزوں کے پکے وفادار غلام تھے۔ (تذکرۃ الرشید ص ۸۰)

(۱۰) دارالعلوم دیوبند خلاف سرکار نہیں، بلکہ موافقِ سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔ (اخبار انجمن پنجاب لاہور، ۱۹ فروری ۱۸۷۵ء)

(۱) مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری کے بقول: ترکِ موالات کی تحریک جب تک زوروں پر رہی، مجھے فاضلِ بریلوی سے کوئی دلچسپی نہ تھی ترکِ موالاتیوں نے ان کے متعلق یہ مشہور کر رکھا تھا کہ نعوذ باللہ وہ سرکار برطانیہ کے وظیفہ یاب ایجنٹ ہیں اور اُن کو مخالفت پر مامور کیا ہے۔ (خیابانِ رضا ص ۱۲۵)

(۲) سید الطاف علی بریلوی سکریٹری جنرل آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے الفاظ میں!
سیاسی نظریے کے اعتبار سے مولانا احمد رضا خاں بلاشبہ حرّیت پسند تھے، انگریزی اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ (تخلیقات ذنگارشات کراچی)

(۳) انگریزوں کی تقلید اور فیشن وغیرہ سے آزادی اور دہریت و نیچریت سے نجات، بہت دل خوش کن کلمات ہیں، خدا ایسا ہی کرے۔
(المحجۃ المؤتمنۃ ص ۹۳)

(۴) انگریزی وضع کے کپڑے پہنا حرام، اشد حرام اور انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام (فتاوی رضویہ ج ۲۱ ص ۴۴۲)

(۵) راقم السطور نے امام احمد رضا بریلوی کی قائم کردہ تنظیم جماعت رضائے مصطفٰی کی تاریخ

تقریباً ۵۰ صفحات پر مرتب کی ہے۔ اس میں انگریزوں کی مخالفت میں ہزاروں شہادتیں موجود ہیں۔

انصاف اور دیانت داری کے ساتھ آپ خود فیصلہ کریں واللہ الہادی والمعین

المجمع المصباحی مبارکپور کی مطبوعات

عصری اسلوب میں ہماری مطبوعات

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ	عبدالمجتبیٰ رضوی	۱۴۰/-
انسان کامل	سید محمد بن علوی مالکی مکّی	۷۵/-
موت کا منظر	عبدالرزاق بھترالوی	۶۵/-
الدّیوبندیت	حافظ ملّت محدث مرادآبادی	۵۰/-
الوہابیت	محمد ضیاء اللہ قادری	۴۰/-
خطبات میلاد النبی	پرفیسر طاہر القادری	۴۰/-
والفجر	بیکل اتساہی	۴۰/-
نماز رسول	فقیہ اعظم پاکستان	۴۵/-
مجاہدین اسلام	عبدالحکیم شرف قادری	۳۵/-
عورت اور پردہ	ابوالبشیر محمد صالح	۲۵/-
نورانی حکایات	محمد منشا تابش قصوری	۲۲/-
مقالات نعیمی	زاہد علی سلامی	۱۵/-
انوار مخدوم ملّت	انوار الحق سلامی	۱۳/-
والدین مصطفٰے	اعلیحضرت بریلوی	۱۲/-
شادی اور آداب زندگی	محمد احمد مصباحی	۱۰/-
پیام سیرت	مبارک حسین مصباحی	۱۰/-
تبرکات کے آداب وفضائل	اعلیحضرت بریلوی	۱۰/-
اسلام اور ہندوستان	صدرالافاضل مرادآبادی	۸/-
عقائد علماء دیوبند	حافظ ملت مرادآبادی	۵/-
بول کہ لب آزاد ہیں تیرے	اختر القادری	۵/-
خطبات نظامی	علاّمہ مشتاق احمد نظامی	
عشق رضا کی سرفرازیاں	مبارک حسین مصباحی	۵/-
حافظ ملت افکار وکارنامے	مبارک حسین مصباحی	۲۰/-

(بقیہ ازدواجی زندگی کا)

دراصل یہ قانونِ اسلام صرف میاں بیوی کے ہی مسئلہ کا حل نہیں بلکہ یہ ایک ایسا نسخۂ کیمیا ہے جس کے اندر دنیا کے تمام مسائل کا حل مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو اسلامی اصول وضوابط کی پابندی کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اُن کی زندگی پُر بہار بن سکے اور ان کا گھر جنت کا نمونہ نظر آئے۔

قطعات

سویا نہیں میں رات بھر عشقِ حضور میں
کیسا یہ رت جگا رہا کیف وسرور میں
پچھلے پہر جو مر گیا ان کا وہ جاں نثار
سرگوشیاں یہ کیا ہوئیں غلمان وحور میں

○

جبینِ وہابی پہ دل کی سیاہی
نمایاں ہوئی جیسے ہو مہر شاہی
کہ ایں سجدہ ہائے بغیر محبت
نہ یابند ہرگز قبول از الٰہی

رضویات پر کام کی رفتار تیز ہوئی

کچھ پاکستانی خطوط کے آئینہ میں

محترم و مکرم حضرت علامہ برادرم شہاب الدین رضوی
مدیر ماہنامہ "سنی دنیا"، بریلی شریف!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا نیز شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ کی معرفت درج ذیل مطبوعات مل چکی ہیں۔

(۱) یادگار رضا۔ رضا اکیڈمی بمبئی مطبوعہ ۱۹۹۵ء

(۲) ماہنامہ سنی دنیا کا "استاذ زمن نمبر"، اس کے علاوہ ماہنامہ سنی دنیا باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ تاہم مارچ ۹۷ء کا شمارہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

احقر آپ سے بے حد نادم ہے کہ کافی عرصہ دراز بعد آپ کو جواب لکھ رہا ہے۔ اس کے لئے بے حد معذرت خواں ہوں۔ انشاء اللہ اب ایسا نہیں ہوگا۔

احقر نے سنی دنیا میں سے آپ کا مطبوعہ مقالہ "بوسنیا حقائق کے آئینہ میں کتابی شکل میں لاہور کی ایک تنظیم سے شائع کروا دیا ہے۔ فی الحال دو کاپیاں بطور اطلاع کے حاضر ہیں انشاء اللہ بہت جلد بقیہ کتابیں بھی ارسالِ خدمت کر دی جائیں گی۔

یادگار رضا شمارہ ۹۵ء دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی۔ ماشاء اللہ آپکی زیر ادارت بڑا علمی اور معلوماتی مضامین پر مبنی مقالہ جات شائع ہوتے ہیں۔ استاذ زمن نمبر نے بڑا متاثر کیا کیونکہ حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدمات کو ابھی تک صحیح طریقہ پر منظر عام پر نہیں لایا گیا آپ کا یہ کارنامہ دوسروں کے لئے خضر راہ کا کام دے گا۔

اگرچہ احقر کو شعر و شاعری سے دلچسپی نہیں ہے لیکن پھر بھی نمبر کا مطالعہ کیا بعد آذاں نمبر برادرم محمد عبدالستار صاحب نے مجھ سے نمبر ہمیشہ کے لئے لے لیا ہے۔

درج ذیل نگارشات حاضر خدمت ہیں

(۱) مزارات اولیائے پاکپتن شریف

(۲) مزارات اولیاءے ڈیرہ غازی خان

(۳) امام اعظم ابوحنیفہ (۴) تذکرہ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن ۔ (۵) عقائد حقہ اہل سنت وجماعت ۲ عدد ۔ (۶) حضرت داتا گنج بخش (۷) سید داود کرمانی شیر گڑھی (۸) حضرت بابا شاہ جمال ۔ (۹) حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر (۱۰) حضرت بہاؤالدین ذکریا ۔ (۱۱) فتاوی کرامات غوثیہ (۱۲) قبلہ ۔ (۱۳) اساتذہ امیر ملت (۱۴) بوسینا حقائق کے آئینہ میں (۱۵) تذکرہ حضرت شاہ بہلول (۱۶) مشعل ہدایت (۱۷) دائرہ معارف امام احمد رضا ۔

یہ وہ رسائل وکتب ہیں جو کہ احقر کی جانب سے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ وکعبہ سعادت لوح وقلم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ کی کونسی تصانیف آپ کے پاس نہیں ہیں۔ اسکی فہرست بنا کر احقر کو ارسال فرمادیں انشاء اللہ احقر بھرپور کوشش کرکے حضرت مدظلہ العالی کی کتب آپ تک پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ بھی آپ کو جو کوئی کتب درکار ہوں تو لکھ دیا کریں ۔

برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب کی جانب سے آپ کو بہت بہت سلام قبول ہو ۔ انکی جانب سے حضرت امام ابوحنیفہ اور ایک عدد خط جو کہ آپ کے نام ہے حاضر خدمت ہے ۔

احقر کے دوست جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب اٹک کے باسی ہیں دورہ لاہور کے دوران احقر کے پاس تشریف لائے انھوں نے آپ کے لئے ایک خط ایک کتاب "امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان" اپنے دستخط کرکے دی ہے ۔ موصوف بلبل امام احمد رضا ہیں ۔ جہان رضا ۔ القول السدید کے لئے آپ نے بڑے جاندار اور معلوماتی مضامین تحریر کئے ہیں ۔ سید صابر حسین کہہ رہے تھے کہ میری کتاب پر سنی دنیا میں تبصرہ بھی کر دیں ۔

سعادت لوح وقلم حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے علاوہ پاکستان میں ان علمائے کرام کی کتابیں قابل قدر ہیں ۔

(۱) علامہ ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی ۔

(۲) علامہ غلام رسول سعیدی (کراچی)

(۳) مفتی شفیع اوکاڑوی (کراچی)

(۴) علامہ عبدالحکیم شرف قادری ۔ (لاہور)

(۵) مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں ۔ (سیالکوٹ)

(۶) مولانا محمد شریف کوٹلوی۔ سیالکوٹ ___
(۷) علامہ عبدالحکیم اختر ساہجہانپوری علیہ الرحمہ "
(۸) پیر محمد کرم شاہ الازہری سرگودھا
(۹) علامہ اشرف سیالوی۔ سیال شریف گودھا
(۱۰) صوفی محمد اللہ دتہ۔ (لاہور)
(۱۱) مولانا محمد عمر (لاہور)
(۱۲) علامہ صدیق ہزاروی۔ (لاہور)
(۱۳) علامہ سید محمود احمد رضوی۔ (لاہور)
(۱۴) مفتی محمد خاں قادری (لاہور)
(۱۵) مفتی غلام سرور قادری (لاہور)
(۱۶) رئیس العلماء قاضی غلام محمود ہزاروی
(۱۷) حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجرات

حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب مدظلہ العالی نے ایک مضمون بنام "ٹائی" کے متعلق لکھا تھا۔ اس مضمون پر قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے تقدیم لکھی تھی جس کا نام نصاریٰ کے مذہبی اور قومی شعار" تحریر کیا تھا" یہ تقدیم مضمون کی حیثیت رکھتی ہے سنی دنیا میں شائع کر دیں۔ (تقدیم اس وقت مل نہیں رہی ہے پوسٹ کرنے کے وقت تک مل گئی تو ارسال کر دی جائے گی۔)

کچھ پیکٹ ارسال خدمت ہیں ذیل کے احباب تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نمبر ۳، ۴، کو پوسٹ کر دیں۔

(۱) مولانا محمد اعجاز
(۲) مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب
(۳) حکیم محمد عاقل چشتی

پتہ:۔ مولانا احمد رضا خاں روڈ نوری نگر۔ محلہ بندو قچیاں۔ مظہری منزل۔ جامعہ مظہر العلوم نوریہ۔ دھام پور ضلع بجنور۔ یوپی۔ انڈیا

(۴) محمد عاشق رضا۔ مدیر اعلیٰ یادگاری مجلہ ماہنامہ سنی دنیا میں آپ کا ایک مضمون "شاتم رسول سلمان رشدی کو کتابی صورت میں اشاعت کے لئے کوشاں ہوں۔ آپ اپنے مضامین و مقالہ جات کو اسی طرح خوبصورت کتابت کروا کر شائع کیا کریں تاکہ بوقت ضرورت ٹریننگ لے کر ___ پاکستان میں مضمون شائع کیا جا سکے۔ یوں کتابت کے بار بار کروانے سے جان چھوٹ جائے گی۔

انشاء اللہ العزیز "محاسبہ دیوبندیت"، از۔ مولانا حسن علی رضوی۔ آئندہ روانہ کر دوں گا۔ اور ساتھ بوسنیا حقائق کے آئینہ میں کتابیں روانہ کر دی جائیں گی۔ حیات مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ پاکستان سے یعنی لاہور سے ادارہ دعوت اسلامیہ

نے شائع کردی ہے۔ اس ادارہ کے ناظم سلام رضا
کے شارح حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب ہیں
اُمید ہے کہ آپ تک کتاب پہنچ چکی ہوگی۔ لیکن احقر
نے ابھی تک یہ کتاب خریدی نہیں ہے۔ کیونکہ احقر
آپ سے ہی طلب کرے گا۔

حضرت علاّمہ شرف قادری صاحب کے پاس
تاریخ جماعت رضائے مصطفےٰ دیکھی اور علمائے عرب
کے خطوط فاضلِ بریلوی کے نام بھی دیکھی۔ کتابیں۔
دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا عمدہ کتابت اعلیٰ چھپائی
اور تحقیق سے مزین سونے پر سہاگہ ہے۔ اللہ کرے
زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

درج بالا تینوں کتب دو دو عدد ارسال
فرمائیں کیونکہ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب
بھی طلب گار ہیں اُن کتب کے عوض آپ ہم سے
جو مرضی کتب منگوالیں۔

احقر کو حضرت علاّمہ مفتی شریف الحق امجدی
صاحب مدظلہ العالی کی تمام کتب درکار ماسوائے
نزہۃ القاری شرح بخاری کے۔

کیا یادگارِ رضا ۱۹۹۴ء میں بھی شائع ہوا
تھا۔ ۱۹۹۵ء کا یادگار آپ نے ارسال کردیا تھا
اگر ۱۹۹۴ء میں بھی شائع ہوا تھا تو برائے کرم اس
کی کاپی بھی ارسال خدمت کردیں تاکہ ریکارڈ
مکمل ہوجائے۔

احقر کا اور برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب
اور اراکین ادارہ مظہرِ اسلام کا بارگاہ سیدنا
اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی بابرکت میں سلام نذرانہ
پیش کردیں اور ہمارے لئے سعادت دارین کی دعا
فرمادیں۔

احقر کی ہمشیرہ بے حد علیل ہیں وہ اٹھنے
چلنے پھرنے سے بھی دوبھر براہِ کرم اُن کے لئے
بھی بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں دُعا فرمادیں انشاء اللہ
العزیز بقیہ باتیں اگلے خط میں تحریر کی جائیں گی۔
اگرچہ میں اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ میں آپ
کو کہوں کہ خط کا جواب جلدی دیں لیکن یہ آپ کی
عنایت ہوگی۔ اُمید ہے کہ حوصلہ افزاء جواب سے
نوازیں گے۔ دیگر احباب کی خدمت میں درجہ بدرجہ
سلام بشرط فرصت۔ دوبارہ لوٹ کر وارہا ہوں۔
کہ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تصانیف
کے متعلق فہرست بنا کر لکھ دیں جن کی آپ کو ضرورت
ہے یا آپکے پاس نہیں ہے انشاء اللہ احقر سر
توڑ کوشش کرکے کتابیں مہیا کرنے کی سعی کریگا

اب اجازت چاہتا ہوں۔ والسلام
محمد سعید مجاہد آبادی۔ خادم۔ ادارہ مظہرِ اسلام
۳/۶۴۔ نئی آبادی مجاہد آباد مغلپورہ۔ لاہور

محترم المقام حضرت علامہ مولانا محمد شہاب الدین رضوی
ایڈیٹر ماہنامہ "سنّی دنیا"، بریلی شریف!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

راقم اپنے کرم فرما جناب ملک محمد سعید صاحب مظہری کی وساطت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہا ہے نظر التفات فرما کر ممنون فرمائیں۔ فقیر نے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ پر کئی مقالات لکھے ہیں۔ مثلاً

۱۔ امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں
۲۔ امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان
۳۔ اقلیم نعت کا بادشاہ
۴۔ امام احمد رضا اور طارق سلطانپوری
۵۔ رضا بہ زبان طارق رضا
۶۔ حدائق بخشش خزینۂ اسرار نعت وغیرھم
۷۔ پنجاب میں اعلیٰحضرت پر کام کرنے والے ادارے
۸۔ انجمن نعمانیہ اور اعلیٰحضرت
۹۔ اعلیٰ حضرت اور محدث کچھوچھوی
۱۰۔ پردہ اُٹھ گیا۔ (زیر تکمیل)

علاوہ ازیں مختلف مضامین پاکستان کے مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ فقیر کی آرزو ہے کہ شہر محبوب سے بھی نگارشات اشاعت پذیر ہوں تو۔ بہت اچھا ہوگا۔ آپ اس سلسلے میں رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔ سنّی دنیا میں جگہ عنایت فرمائیں۔ راقم نے دور افتادہ برہان اٹک۔ پنجاب میں اعلیٰ حضرت کی یاد میں ایک امام اہلسنّت لائبریری قائم کر رکھی ہے لائبریری کے لئے پرچہ جاری فرما کر کرم فرمائیں تاکہ استفادہ کر سکوں۔ میں آج کل اعلیٰحضرت اور پنجاب کے حوالہ سے ایک مقالے کی تکمیل کے لئے لاہور آیا ہوں۔ ایک کتاب "حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاںؒ اور اُن کے خلفاء" بھی مرتب کر رہا ہوں۔ آپ کی کتاب "مفتی اعظم ہند اور اُن کے خلفاء" رہنما ثابت ہوگی۔ از راہ کرم یہ بھی منزل سر کردیں تو شکر گزار ہوں گا۔ تازہ اشاعت کی دو کاپیاں برادرم ملک محمد سعید صاحب کی وساطت سے ارسال خدمت ہیں ان پر "سنی دنیا" میں تبصرہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام

پتہ:۔ سیّد صابر حسین شاہ بخاری
امام اہلسنّت لائبریری بُرہان شریف ضلع
اٹک پنجاب پاکستان ۴۳۷۱۰

از ــــــــــــ مصطفےٰ نوری سیلانی بریلی

طرحی مشاعرہ سے ادبی ذوق

اجاگر ہوا

مورخہ ۱۵ر مارچ ایک طرحی مشاعرہ بظل حمایت شیخ الاسلام مولانا محمد تحسین رضا خانصاحب مدظلہ العالی بصدارت مدیر اعلیٰ جناب محمد شہاب الدین صاحب رضوی ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف طرح ذیل پر۔

"کاش آجائے نظر آپ کا جلوہ ہم کو" ــــ اردو فارسی کے شاعر محمد مخدوم نوری بریلوی کے دولتکدہ پر منعقد ہوئی۔ فرائض نظامت ـــــ قافیہ ردیف ـــــ نشتر بریلوی نے انجام دیئے۔ مشاعرہ میں مقامی اور بیرونی شعرائے کافی تعداد میں حصہ لیا۔ مشاعرہ ۳ بجے رات تک صلاۃ وسلام پر اختتام پذیر ہوا بعدہ شرکاء مجلس کی تواضع کیگئی۔ شعراء کرام کے پسندیدہ اشعار اس طرح درج ہیں

ظلمت کفر و جہالت سے بچایا ہم کو
آپ نے بخشا اجالا ہے اجالہ ہم کو
(مخدوم نوری)

ہم رئیسوں کے بھی کہلائینگے دنیا میں رئیس
بھیک دیدیں گے اگر شاہ مدینہ ہم کو
(رئیس محمد ایم آئی کالج علی گڑھ)

نام سنتے ہی پڑھا ہم نے درود اور سلام
نجدیو! آتا نہیں دین سے پھرنا ہم کو
(مخدوم نوری)

گر نہ ملتا شہہ بطحا کا سہارا ہم کو
جینے دیتا کسی صورت نہ زمانہ ہم کو
(محبوب سنبھلی)

ہم یہاں رہ گئے دل تھام کے بے بس آقا
قافلہ چل بھی دیا چھوڑ کے روتا ہم کو
(فوق بریلوی)

ناخن عشق سے جب دل کو کھرچ کر دیکھا
جانے کیا کیا نظر آیا پس پردہ ہم کو
(مختار تلہری)

خاک در جسکی ہو اک درد کا درماں کہئے
للّٰہ الحمد ملا ایسا مسیحا ہم کو ۔
(شاہد بریلوی)

دل بیتاب کی تسکین کے لئے کافی ہے
ایک جھونکا ہی مدینے کی ہوا کا ہم کو
(اشفاق بدایونی)

کھڑکیاں ذہن کی سب کھل گئیں آقا کے طفیل
نور احمد نے دیا ہے وہ اجالا ہم کو
(ذاکر نیازی)

ہر گھڑی نام محمد ہے زباں پر اپنی
آ گیا عشق میں جینے کا سلیقہ ہم کو
(شفیق ایڈوکیٹ)

آگے باطل کے کبھی سر نہ جھکانا ہرگز
یہ سبق دے گیا آقا کا نواسہ ہم کو
(سعید احمد سعید)

گو مدینے کے مناظر تو سبھی اچھے ہیں
سب سے اچھا سرکار کا روضہ ہم کو
(مبارک بدایونی)

شاخ طوبیٰ کا قلم چاہے مولیٰ ہم کو
نعت سرکار میں لکھنا ہے قصیدہ ہم کو
(شریف احمد نوری)

ہر گنہگار کو رحمت کا سہارا دے گا
درد بخشائے گا محشر میں تمہارا ہم کو
(اسد علی اسد بریلوی)

ہم کو سرکار نے شائستہ مزاجی بخشی
ورنہ آتا کہاں جینے کا سلیقہ ہم کو
(عبدالروف نشتر نوری بریلوی)

گمرہی نے ہمیں ہر موڑ پہ گھیرا سرکار
سخت دشوار ہے اس دور میں جینا ہمکو
(ابرار صدیقی)

راستے یوں تو کئی جاتے ہیں منزل کو مگر
صاف اور سیدھا لگا دین کا رستہ ہم کو
(اختر ثقلینی)

داغ عصیاں تھے بہت دل پہ مگر آقا نے
روز محشر نہیں ہونے دیا رسوا ہم کو
(معین الدین اختر میر گنجوی)

آسما جا غم سرکار سما جا دل میں
اچھا لگتا نہیں اس گھر میں اندھیرا ہمکو
(نظر بریلوی)

پھول کہتے ہیں ملی ہم کو لطافت تم سے
ذرے کہتے ہیں بنا ڈالا ستارہ ہم کو
(افروز تحسین)

The Monthly Sunni Dunia Bareilly

Regd. No. X17 (82) Vol-3, Annual Subscription Rs. 60/-

Per Copy-

Regd. PO No. BR/211/97

ملّت اسلامیہ کی شیرازہ بندی ، ملک گیر عظیم تحریک کا انقلابی پیغام عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب عجیب انقلاب تھا ـــــ شاید چشمِ عالم نے ایسا انقلاب نہ دیکھا ہو ـــــ ایک طبقہ کو ہٹا کر دوسرے طبقہ کو یا ایک قوم کو ہٹا کر دوسری قوم کو نہ لایا گیا ـــــ جو سامنے تھے انھیں کو ٹھیک کیا گیا ـــــ ان میں زانی بھی تھے ـــــ شرابی بھی تھے ـــــ خائن بھی تھے ـــــ بدکار بھی تھے ـــــ قاتل بھی تھے ـــــ سفاک بھی تھے لیکن رفتہ رفتہ سب کو ایسا بدلا کہ دنیا دیکھ کر حیران ہو گئی جاتی ہے ـــــ تو ایسا انقلاب لانے کے لئے سب سے پہلے خود کو بدلنا ہوگا ـــــ دردمندی و دل سوزی کے ساتھ ان کے پاس جانا ہوگا جن سے ہم کو نفرت ہے ـــــ کیا گیارہویں صدی ہجری میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اسی اسوۂ محمدی پر چل کر اسلامی انقلاب نہیں لائے ـــــ تاریخ پر جن کی نظر گہری ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کی دردمندانہ تبلیغ نے جہانگیر پر کیا اثر کیا ـــــ ایک سے ایک بہتر بادشاہ سامنے آتا گیا ـــــ شاہجہاں ـــــ اور پھر ـــــ اورنگ زیب علیہ الرحمہ جنھوں نے پاک و ہند میں نظامِ مصطفیٰ نافذ کیا ـــــ نظامِ مصطفیٰ کوئی ایسی چیز نہیں جو صرف کاغذ پر نافذ کیا جائے ـــــ وہ تو دلوں پر نافذ ہوتا ہے کاغذ پر بارہا نافذ ہو چکا ـــــ صورتوں کے بدلنے سے

نظام نہیں بدلتے ـــــ سیرتوں کے بدلنے سے نظام بدلتے ہیں اور انقلاب آتے ہیں ـــــ اس لئے جیتی جاگتی مثالیں پیش کرنا ہوں گی۔

نظامِ مصطفیٰ سرپھروں کا انقلاب نہیں کہ بیٹھے بٹھائے لوگوں کو اکسائے اور جو موجود ہے اس کو معدوم کر دے ـــــ یہ اصلاحِ حال کا داعی ہے ـــــ قابلیت کا نام ہے ـــــ یہ خوامخواہ جھگڑا مول نہیں لیتا ـــــ یہ فتنہ کا نام نہیں ـــــ یہ امن کا پیامبر ہے اور امن ہی سے حاصل ہوتا ہے ـــــ یہ انسان کو مارنا نہیں سکھاتا ـــــ یہ انسان سے پیار کرنا سکھاتا ہے ـــــ یہ انسان کو انسانوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا نہیں کرتا ـــــ اس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے ـــــ یہ انسان کی دولت نہیں سمیٹتا ـــــ یہ بھوکا پیاسا نہیں ـــــ یہ غنی ہے، فقیر نہیں ـــــ یہ سخی ہے محتاج نہیں ـــــ یہ آقا ہے غلام نہیں ـــــ یہ بادشاہ ہے رعایا نہیں ـــــ یہ غالب ہے مغلوب نہیں ـــــ یہ حاکم ہے محکوم نہیں ـــــ یہ محبوب ہے مردود نہیں ـــــ اس کی بنیاد خوفِ خدا پر ہے ـــــ اور جہاں خوفِ خدا ہو وہاں احترامِ انسانیت بھی ہے اور انسان خدا کی پیاری مخلوق ہے ـــــ یہ سایۂ رحمت ہے انسان کا دل رکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے ـــــ یہ کسی کا دل نہیں دکھاتا کہ ایک دل والے کا نظام ہے یہ بچوں پر شفقت سکھاتا ہے اور بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے ـــــ لین دین کا سلیقہ بتاتا ہے

یہ تمام انبیاء و رسل کیا کہہ رہے ہیں ـــــ اللہ اللہ! سب بیک زبان کہہ رہے ہیں ـــــ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سورۃ الشعراء، آیات ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰)

ترجمہ: میں اس پر تم سے اجر نہیں مانگتا، میرا اجر اسی پر ہے جو دونوں عالم کا رب ہے۔

ہاں ان رسولانِ برحق کے راستہ پر چلنا ہوگا ـــــ ہم کو طلب و سوال نے مارا ـــــ ہم کو قرضوں نے مارا ـــــ ہم کو اسراف و تبذیر نے مارا ـــــ ہم کو ہماری بدکاریوں نے مارا ـــــ طلب و سوال سے زبان بند رکھنی ہوگی ـــــ قرضوں سے توبہ کرنی ہوگی ـــــ اسراف و تبذیر سے ہاتھ اٹھانا ہوگا ـــــ نیکوکاری کا عزم کرنا ہوگا ـــــ موٹا جھوٹا پہننا ہوگا ـــــ ہلکا پھلکا کھانا ہوگا ـــــ محلوں سے دل اٹھانا ہوگا ـــــ جھونپڑیوں سے دل لگانا ہوگا ـــــ تب کہیں جا کر نظامِ مصطفیٰ نافذ ہو سکتا ہے ـــــ خدارا کوئی تو نمونہ دکھلائے اور فقیری میں ہیبت شاہی پیدا کرے! اگر ایسا نہیں ہوگا تو پھر دیکھنے والے ہوچی منہ کو دیکھیں گے ـــــ جواین لائی کو تکیں گے ـــــ ماؤزے تنگ سے لَو لگائیں گے ـــــ اور لینن کی باتیں کریں گے ـــــ آؤ آؤ محمد مصطفیٰ کی باتیں کریں ـــــ اپنی دنیا بدلو ـــــ اور ایک رحیم و کریم انقلاب کی کوشش کرو۔

تقدیرِ امم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

منجانب دفتر:- آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ، رضا نگر سوداگران بریلی